الحمد للہ والمنۃ کہ

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱ و ۱۲

یعنی

نمونہ القائے قادیانی

جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تشریح اور مولوی عبد الماجد بھاگلپوری مرزائی کی چند غلطیوں کو خوب روشن کرکے دکھایا ہے جن سے حیرت ہوتی ہے کہ مولوی صاحب کیا سے کیا ہوگئے اُن کی مشہورہ قابلیت اُن کی دیانت کہاں چلی گئی عبارتوں کی نقل کرنے میں کیسی کیسی بددیانتیاں کی ہیں اُس کے مطلب سمجھنے میں کیسی ٹھوکریں کھائی ہیں کہ خدا کی پناہ

مؤلفہ جناب مولانا حکیم محمد یعسوب صاحب حسین آبادی مونگیری

باجازت منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی پرنٹر و باہتمام منشی رحمان علی اعجازی منیجر

در وکٹوریہ پریس بدایوں حلیہ طبع پوشید

۱۵۸۷
۶۶۶
۱۹۲۵
کتب خانہ وقف مدرسہ

دردمندانِ اسلام سے التماس

میں نہایت دردمندی سے کہتا ہوں کہ یہ وقت نہایت نازک ہی ہمارے مقدس مذہب اسلام کے مٹانے والے ہمارے ایمان کے تباہ کرنے والے بہت ہوگئے ہیں ہمیں آپ کو چاہیے کہ علمائے کاملین کی صحبت کا شرف حاصل کریں اور اُن کتابوں کو دیکھیں جو گمراہی سے بچانے کے لیے قدیم عیسائی اور جدید مسیحی حضرات کے جواب میں لکھی گئی ہیں میں یہ بھی کہوں گا کہ صرف اپنے دیکھنے اور پڑھنے پر قناعت نہ فرمائیں بلکہ اپنے احباب کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ ان دونوں گروہ کے فتنہ سے بچیں اُن کتابوں میں سے بعض یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب معہ قیمت	
۱	پیغام محمدی صفحہ ۳۲ قیمت ۳؎	اس میں مسئلہ تثلیث نصاریٰ کو غلط ثابت کرکے تعلیم اسلام کی خوبی کو دکھایا ہی اور پادریوں کو نہایت مسکت جواب دیا ہے۔
۲	دفع التلبیسات صفحہ ۱۶۴ قیمت ۸ر	اس میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آپ کی نبوت ثابت کی ہی اور محققین علمائے مسیحیہ کے اقوال آپ کی مدح میں نقل کئے ہیں۔
۳	فیصلہ آسمانی تین حصہ مع تتمہ۔	اس میں چودھویں صدی کے فتنہ کو دکھایا ہی اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کا غلط ہونا اظہر من الشمس کیا ہی اس کے تین حصے ہیں ہر ایک لائق دید ہی مگر تیسرے حصہ کی تحقیقات نہایت ہی قابل قدر ہی قیمت حصہ اول ۳ر حصہ دوم ۵ر حصہ سوم ۶ر ہر سہ حصہ ۱۴ر
۴	شہادت آسمانی قیمت ۲ر	اس میں نہایت محققانہ طور سے ثابت کیا ہی کہ سنہ ۱۳۱۲ھ میں جو چاند و سورج گہن ماہ رمضان شریف میں ہوا یہ مہدی موعود کی علامت نہیں ہے۔
۵	حقیقۃ المسیح قیمت ۱؎	اس میں نہایت محققانہ طور سے دکھایا گیا ہی کہ صحیح حدیثوں میں جو علامتیں مسیح موعود کی بیان کی گئی ہیں مرزا غلام احمد صاحب میں ہرگز نہیں پائی گئیں بلکہ اُن علامتوں کے خلاف اُن کے وقت میں آفاتیں آئیں۔

ان کے سوا اور بھی کتابیں چھوٹی چھوٹی ہیں جن سے مذہب قادیانی کی حالت معلوم ہوتی ہی ہر مسلمانوں کو ضرور ہی کہ ان کتابوں کو دیکھیں تاکہ اس جدید فتنہ کے اثر سے محفوظ رہیں۔

ان کتابوں کے ملنے کا پتہ :۔ حاجی لیاقت حسین مونگیر محلہ مخصوص پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اطلاع خاص

ہوا خواہان اسلام!! اس وقت کے فتنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ بھی بڑا فتنہ ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ اس مونگیر کے ایک مقدس اہل فضل و کمال کو اللہ تعالےٰ نے اس فتنہ کے فرو کرنے کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور اُن کی فیضان توجہ سے یہ فتنہ کم ہوا اور زوال پذیر ہو رہا ہے۔ دردمندان اسلام اس پر غور فرمائیں کہ اس نازک وقت میں مرزا صاحب نے کیسا تفرقہ مسلمانوں میں ڈالا اور مناظرہ اور مباہلہ کرنے کا کس قدر غل مچایا۔ اور تمام علما اور مشائخین ہند کے نام لکھکر اپنے رسالوں میں شائع کئے۔ اور سب کو اپنے مقابلے کے لیے بُلایا۔ مگر جب کوئی مقابلے کے لیے کھڑا ہو گیا تو حیلے حوالے کرکے بھاگتے نظر آئے۔ اُن کے بعد بھی اُن کے چیلے زبانی اور اشتہار دل میں مناظرے کے لیے بلاتے رہے۔ مگر جب سے حضرت ابو احمد رحمانی عم فیضہم نے اس طرف ہمت فرما کر پہلے مناظرے کا جلسہ کرایا جس میں مرزائیوں کو نہایت فاحش شکست ہوئی اس کے بعد بیش بہا فیصلہ کن تحریر کی طرف متوجہ ہوے اور اس وقت تک آپ کے اور آپ کے خدام کے تقریباً تیس بتیس

رسالے شائع ہو چکے ہیں اُن میں بڑا رسالہ **فیصلہ آسمانی** ہی یعنی اس رسالے
میں مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی وہ دلیلیں پیش کی گئی ہیں جن کا فیصلہ
من جانب خدا ہوا ہے اس کے تین حصّے ہیں ہر ایک حصہ ایک مستقل رسالہ
ہی اور علیٰحدہ علیٰحدہ چھپا ہی۔
پہلا حصّہ سوا پانچ جز ہیں دوسرے مرتبہ امرت سر میں چھپا ہی۔ دوسرا حصّہ
پہلی مرتبہ چار جز دو ورق مطبع مجیدی کانپور میں چھپا ہی۔ تیسرا حصّہ پونے نو
جز میں امرت سر میں چھپا ہے۔ اِن میں سب سے اول دوسرا حصہ چھپا۔
جس وقت یہ شائع ہوا تو مرزائیوں میں کھلبلی مچی اور خلیفہ المسیح سے
جواب لکھنے کی درخواست کی گئی۔ خلیفہ صاحب حضرت مؤلف فیصلہ کے علم و
فضل سے کسی قدر واقف تھے اس لیے وہ تو دم بخود ہو گئے اُن کی ہمت تو سامنے
آنے کی نہ ہوئی مگر مریدوں کے پھنسا رہنے کے لیے مولوی عبد الماجد صاحب
بھاگل پوری کو جواب کے لیے آمادہ کیا تاکہ جواب میں جو کچھ ذلت ہو وہ اُنھیں
کو ہو ہم بدنام نہوں۔ مولوی صاحب نے خلیفہ صاحب کے حکم کی تعمیل کسی
خاص وجہ سے کی مگر اس جواب نے مولوی صاحب کا بھرم کھول دیا اور جسقدر
اُن کی ناواقفی اور کم علمی اور بددیانتی اُس رسالے سے ظاہر ہوئی اُس کا وہم و گمان
بھی اس سے پہلے نہ تھا۔ اس رسالہ کی اصل باتوں کا جواب تو حضرت
مؤلف فیصلہ کے رسالوں میں موجود ہی۔ جسے حق کی طلب ہو وہ رسالہ
تنزیہ ربانی۔ معیار صداقت اور **فیصلہ آسمانی** حصہ ۳
غور سے ملاحظہ کرے اُس پر آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو جائے گا کہ مرزا
غلام احمد اپنے پختہ اقرار سے کاذب ہیں اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔
مرزائیوں نے جو کچھ اس کے جواب میں ہرزہ سرائی کی تھی اُس کا قلع و قمع پورے

طور سے ان تین رسالوں میں ہی اور چوتھا رسالہ عبرت خیز ہی جس سے مرزا صاحب کی کامیابی والی دلیل محض غلط ہوجاتی ہے جسے وہ عظیم الشان دلیل خیال کرتے ہیں اس محققانہ تحریر میں فیصلہ آسمانی حصہ ۲ کے آخر کی مضمون کی شرح ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی کامیابی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ ان چاروں رسالوں سے عبدالماجد صاحب کے القا کا کامل جواب ہوجاتا ہے۔ مگر حضرت مؤلف نے اُنھیں لایق خطاب نہیں سمجھا اس لیے اُنھیں مخاطب نہیں بنایا۔ اپنے رسالہ فیصلہ آسمانی کے اصل مدعا کو نہایت خوبی سے ثابت کردیا ہے۔ اب رہیں اُن کی غلطیاں اور بددیانتیاں اُن کے اظہار کرنے کے لیے بھی متعدد رسالے لکھے گئے ہیں۔ میرے علم میں رسائل ذیل میں اُن کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۱) **انوار ایمانی** عرصہ ہوا یہ رسالہ چھپکر شایع ہوچکا ہے (۲) **محکمات ربانی** یہ رسالہ سات جز کا مطبع الپنچ بانکی پور میں چھپا ہے۔ اس کے شایع ہونے سے بھاگل پور کے مرزائیوں میں عجب بے چینی اور کھل بلی مچی ہے (۳) **نمونہ القاے قادیانی** جو صحیفہ رحمانیہ کے تین نمبروں میں یعنی نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں (۴) **القا کی ایک غلطی میں تینتیس۳۳ غلطیاں**۔ یہ چار رسالے اس وقت تک ہوئے ہیں اور مستقل کامل رسالہ کے جواب کا جماعت مرزائیہ انتظار کرے۔

چونکہ اس جماعت کو خدا سے واسطہ نہیں ہے اس لیے جواب سے عاجز ہوکر فحش کلامی اور بیہودہ گوئی کرکے حضرت مخدوم بہاری اور حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمہ وغیرہ بزرگوں کو درپردہ اور حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کو علانیہ گالیاں دینا اور عوام کو بہکانا شروع کیا ہے اور

ایک رسالہ چھاپکر شائع کر چکے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ کچھ اور لکھ رہے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ اگر حضرت مؤلف فیصلہ ناخوش نہ ہوے تو اُن کے خدام اس قسم کے رسالوں کا جواب بھی ترکی بہ ترکی ایسا دیں گے کہ مرزا صاحب کی ہڈیاں بھی قبر میں سُلگ اُٹھیں گی اور بزبان حال اپنے چیلوں کو اندرون دل سے کوسیں گے۔ الحمد للہ اسی وقت اُس کے نمونے کا ظہور ہو رہا ہے۔ اب جو جماعت احمدیہ میں تہذیب و شائستگی کے مدعی ہیں وہ اپنے گروہ اہل علموں کی شائستگی کو دیکھیں اور فرمائیں کہ مرزا صاحب کی حقانیت کا یہی نمونہ ہے کہ جو ایسے عاجز ہو کر ایسی بیہودہ گوئی کریں اور بزرگوں سے ایسی بے ادبی سے پیش آئیں۔ مرزائیوں میں یہ بھی نبوت کی معیار ہوگی جس طرح پیشین گوئیوں کا غلط ہونا اُن کے خیال میں معیار نبوّت ہے۔

اے عزیزو ہوش کرو اپنی عاقبت برباد نہ کرو اپنی قبر میں آگ نہ سُلگاؤ۔ میں نہایت خیر خواہی سے کہتا ہوں۔

خاکسار محمد یعقوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بقیہ عبدالماجد صاحب کی فاش غلطیاں

مولف القائے مرزا صاحب کے دعوے نبوت میں عجب طرح سے دام تزویر پھیلایا ہے اور اس پر زور لگایا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت بھی قائم رہے اور عوام کی نظروں میں حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام خاتم النبیین بھی رہیں۔ مگر باوجود کئی ورق سیاہ کر دینے کے صاف طریقے سے یہ نہیں بیان کرسکے کہ مرزا صاحب کو کس قسم کا دعوے نبوت تھا اور قرآن مجید میں جو حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی صفت میں خاتم النبیین آیا ہے اس کے کیا معنے ہیں باوجودیکہ اس کے معنے کی تشریح حدیث کے صریح الفاظ سے کردی گئی ہے (فیصلہ آسمانی کا حصّہ ۳ وصحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ دیکھا جاوے) مگر مولف القاچونکہ صریح امر حق اور علمائے حقانی کے مخالف اور مقابل ہوگئے ہیں اس لیے کچھ بدحواس سے معلوم ہوتے ہیں کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کہتے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طولانی تقریر کرکے اور متعدد کتابوں کے حوالے دیکر عوام پر اپنی قابلیت ثابت کریں اور دکھائیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت حضرت سرور انبیا کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں تھا۔ اور اس کے ساتھ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کی نسبت بیہودہ گوئی کرکے مسلمانوں کو بدگمان کرنا چاہا ہے

مگر خوب یاد رکھیں کہ پہلے گمراہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مقدس بزرگوں کو تکلیفیں پہنچائی ہیں مگر بمقتضائے ارشاد خداوندی (واللہ متم نورہ الخ) کے اُن بزرگوں کی شان میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور اُن کے تقدس کی روشنی کو چھپانے والے ہی خائب و خاسر ہوئے۔ چنانچہ ان لاجواب رسالوں کا نکلنا اور مولف القا اور اُن کی جماعت کا دم بخود رہنا اُن کے خائب و خاسر ہونے کی کیسی بیّن دلیل ہے۔ میں نے اس مضمون کے پہلے حصہ میں مولف القا کی قرآن دانی پر روشنی ڈالی ہے اور یہ دکھایا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم رسالت کے منافی ہے اور چند سطروں میں دس غلطیاں عبدالماجد صاحب کی دکھائی ہیں۔ اس حصّہ میں اُن الزامات کا جواب دیا جائے گا جو مولف القا حضرت مولف فیصلہ آسمانی پر لگانا چاہتے ہیں اور اس ضمن میں اُن کی تصوف دانی کی حالت بھی دکھائی جاے گی۔ نیز اُن کے اُن دلائل کا قلع قمع کیا جائے گا جو اقوال بزرگان کے پردے میں ظاہر کیے ہیں اور اُس کے ساتھ جس حدیث شریف کو مرزا صاحب کی نبوت میں پیش کیا ہے اُسی حدیث سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا جائے گا۔

غرضکہ پہلے حصہ میں عبدالماجد صاحب کی دس غلطیاں دکھائی گئی تھیں اور اس حصہ کے شروع میں اٹھارہ غلطیاں مختلف عنوان سے دکھائی ہیں اور ۲۸ غلطیاں اُس حدیث کے سمجھنے میں کی ہیں جس سے وہ مرزا صاحب کی نبوت ثابت کرتے ہیں اس کے سوا بھی غلطیاں ہیں غرضکہ اس مختصر تحریر میں پچاس غلطیوں سے کم نہوں گی جو میں نے دکھائی ہیں اس غرض سے کہ انھیں اپنی حالت پر تنبیہ ہو اور ناواقف حضرات بھی واقف ہوں۔

مولف القا اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۸۷ میں گستاخانہ طور سے حضرت مولانا ابو احمد صاحب کو ناواقف اور غافل ٹھہرا کر اپنی قابلیت ظاہر کرنا چاہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

ابو احمد صاحب کے مریدین ذرا سوچیں کہ مسیح موعود کی مخالفت میں ابو احمد صاحب کہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ باوجود شیخ بن بیٹھنے اور تقویٰ کے دعوے کے اپنے بزرگان سلسلہ کی تحقیقات سے بھی کس قدر غافل ہیں یا عمداً مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں" حق پسند حضرات ملاحظہ کریں کہ یہاں مؤلف القا چھ دعوے کرتے ہیں۔ بعض اشارۃً اور بعض صراحۃً **اول** حضرت قبلہ کے مریدین کو یہ دکھاتے ہیں کہ حضرت مولانا ابو احمد صاحب عم فیضہم مسیح موعود وحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے صرف عوام کے دھوکا دینے کو ایسا لکھا گیا ہے۔ ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ وعلےٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کے ہرگز مخالف نہیں ہیں بلکہ جھوٹے مدعی کے مخالف ہیں جس نے محض غلط اور جھوٹا دعوے مسیح موعود ہونے کا کیا ہے اور اُس کا جھوٹا ہونا نہایت قوی دلائل سے ثابت کر کے تمام مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا۔ آپ کے رسائل محققانہ **شہادت آسمانی** اور **حقیقۃ المسیح** اور **فیصلہ آسمانی** وغیرہ ملاحظہ کی جائیں ان میں سے صرف ایک ہی رسالہ یعنی حصہ ۳ **فیصلہ آسمانی** ملاحظہ کیا جائے کس محققانہ طور سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اور صحیح حدیثوں سے اور خود مرزا صاحب کے اقوال سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ اب جائے دم زدن نہیں رہی۔ حضرات مرزائی جو جو ابات دیا کرتے تھے اُن کی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔ وعدہ الٰہی اور وعید کی بحث ایسی نفیس اور محققانہ اس رسالہ میں

کی گئی ہے کہ اس وقت تک اس روشن طریقے سے متقدمین اور متاخرین
کی کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی اہل علم ضرور ملاحظہ کریں۔ ان کے جواب سے
تمام قادیانی مشن عاجز ہے مگر آنکھ بند کیے مرزا صاحب کو مسیح موعود مان رہے
ہیں یہ بجز نفس پرستی یا مرزا پرستی کے سوا اور کیا ہے کہ بلا دلیل ایک جھوٹے
مدعی کو مسیح موعود مان رکھا ہے اور علمار کاملین کو عوام کے سامنے مسیح موعود
کا مخالف بنا کر اُنھیں بدظن کرنا چاہتے ہیں مگر ہم نہایت خیرخواہانہ اور کامل
یقین سے کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مولانا ابو احمد صاحب عم فیضہم اُسی کے
مخالف ہیں جن کی مخالفت ہر مسلمان پر فرض ہے حضرت مولانا وہی کام
کر رہے ہیں جو علمائے کاملین اور ہادیان امت کو کرنا چاہیے۔ ہم مولف القا
کو ہدایت کرتے ہیں کہ پہلے مذکورہ رسالوں کا جواب دیں اور مرزا صاحب کا
مسیح موعود ہونا ثابت کریں (جواز قبیل محالات ہے) اُس کے بعد
مسلمانوں کے روبرو انھیں مسیح موعود کہیں۔

دوم وسوم - حضرت اقدس مولانا کی نسبت گستاخانہ یہ کہتے ہیں کہ شیخ
بن بیٹھے اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ وہ اس قابل تو نہ تھے مگر ایسا دعوے کیا
اسمیں دو دعوے ہیں۔ پہلے یہ کہ حضرت شیخ بننے کے لائق نہ تھے مگر
بن بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ اُنھوں نے ایسا دعوی کیا۔ مگر یہ دونوں دعوے
غلط ہیں۔ اگر حضرت کے خاندان کو دیکھا جائے تو آپ علاوہ سیّد
آل رسول حسنی حسینی ہونے کے حضرت پیران پیر کی اولاد میں ہیں جن کے
شیخ اور مقتدی ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے جن کے زیر قدم
رہنا تمام اولیاء اللہ اپنا فخر سمجھتے ہیں پھر یہ کہ آپ کا سلسلہ آبائی صوری و
معنوی دونوں حیثیت سے آپ سے لیکر حضرت غوث پاک بلکہ حضور پرنور

سید کونین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک آفتاب کی طرح
روشن وہادی شریعت وطریقت رہا ہے آپ کے سلسلہ نسب کا ہر رکن تاج
ہدایت کا درخشاں ہیرا رہا ہے آپ کے پیر ومرشد حضرت مولانا فضل رحمٰن
صاحب قدس سرہٗ ہیں جن کی بزرگی کا شہرہ چاردانگ عالم میں ہے جس کے
لیے نہ اشتہار بازی ہوئی نہ رسالے شائع ہوے۔ صرف کمال روحانیت
سے مقبول ومخدوم عالم ہوگئے۔ اور ہزاروں کو ولی اللہ بنادیا۔ انھیں برگزیدہ
خدا ومقبول انام نے حضرت اقدس مولانا ابواحمد صاحب کو شیخ طریقت
بنادیا ہے اور اپنی زبان مبارک سے آپ کے جدامجد حضرت غوث علی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمایا کرتے تھے جو کانپور ونواح کانپور میں ایک مشہور
مقتدیٰ وبزرگ تھے۔

غرضکہ آپ کا سلسلہ آبائی اور پیران طریقت دونوں اس بات کی پوری
شہادت دیتے ہیں کہ آپ شیخ ہونے کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ اس مرتبہ پر پہنچنے
کی شہادت مولف القار کے اول مرشد حضرت اقدس مولانا فضل رحمٰن
علیہ الرحمہ دے چکے ہیں ان خوبیوں کے ساتھ جب آپ کی ذات اطہر کی طرف
نظر کی جاے تو آپ کے مقدس بزرگ ہونے پر اور بھی کامل شہادت ہوجاتی ہی
کہ اللہ پاک نے جیسا آپ کو اعلیٰ علمی فضل وکمال سے مالامال بنایا ہے ویسا ہی
تقوی شعار بھی بنایا ہے آپ کے تقوی کی یہ حالت ہے کہ باوجود اس ضعف و
نقاہت کے ایک سنت ومستحب چھوٹنے نہیں پاتا ہے چلنے کی طاقت نہیں
ہے لیکن نماز تراویح عمدہ قاری کے پیچھے اور تہجد وتمام اوراد مسنونہ ترک نہیں
ہوتے آپ کی سخاوت بھی اللہ اللہ بے مثل ہے میں نے خود بارہا دیکھا ہے
کہ جو کچھ تحویل میں رہا کوڑی کوڑی غربا ومساکین وچندوں میں دیدیا ہی حالانکہ

نہ کوئی ذاتی آمدنی ہے نہ مریدین سے آمدنی کا دسواں حصہ وصول کیا جاتا ہے
نہ بھشتی مقبرہ کا چندہ ہی نہ منارے کے نام سے وصول کیا جاتا ہے اور
باوجود اس علم وفضل داد دہش ذاتی وصفاتی تقدس کے کسی قسم کا دعوے
نہیں ہے اور نہ اشتہار ہی لیکن خلق اللہ ہر چہار طرف سے جوق درجوق چلی آتی
ہے اور شرف بیعت حاصل کرتی ہے اس کو بن بیٹھنا نہیں کہتے ہیں۔ البتہ بن
بیٹھنا یہ ہے کہ نہ سیّد آل رسول ہیں نہ شیخ صدیقی نہ فاروقیؓ ہیں بلکہ مرزا
کہلاتے ہیں اور محض اپنی زبان درازی سے اور قلم فرسائی کی بدولت سیّد
آل رسول بنی فاطمہؓ ۔ امام مہدی کی گدّی پر بیٹھنے کے مدعی ہو گئے اور اس کا
غل دنیا میں مچادیا۔ بن بیٹھنا اسے کہتے ہیں۔
چہارم اس کا دعوی کرتے ہیں کہ حضرت اقدس تقوی کے مدعی ہیں مگر تمام
وہ حضرات جو برابر حضوری کا شرف رکھتے ہیں یا کبھی کبھی حاضر خدمت ہوتے ہیں
وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ قول محض غلط ہے۔ اور حضرت اقدس نے کبھی ایسا
دعوے نہیں کیا ہے بلکہ ہمیشہ انکساری ہی کے الفاظ فرمایا کرتے ہیں۔ البتہ یہ
ہو سکتا ہے کہ ہدایت کی غرض سے جھوٹوں اور مخالفین اسلام کے مقابل میں اُنکے
غلط دعوے کے اظہار میں بعض ایسے جملے لکھے گئے ہوں جنھیں جھوٹوں کے پیرو
ناجائز دعوے خیال کرتے ہوں مگر درحقیقت وہ ناجائز دعوے نہیں ہو سکتا
ہے بلکہ مناسب طریقے سے مخالفین اسلام کو عاجز کرنا ہے۔
پنجم وششم مولف القا کا یہ دعوے ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تحقیقات

نوٹ ؎ پیشتر افغاں بودم بعد ازاں مرزا شدم
غلہ چوں ارزاں شود امسال سیّد می شوم (ظریف)

سے حضرت اقدس غافل ہیں اور ہم اُس سے واقف ہیں یہاں درحقیقت دو
دعوے ہیں ایک یہ کہ حضرات نقشبندیہ کی تحقیقات سے حضرت مولانا
ناواقف ہیں دوسرا یہ کہ ہم واقف ہیں مگر یہ دونوں دعوے بھی سرتاپا غلط
ہیں ان دونوں دعووں کے ثبوت میں مثنوی مولانا روم کے دوشعر اور مولانا
اسمعیل دہلوی کا قول منصب امامت سے اور حضرت مجدد الف ثانی کے دو قول
سند میں لاے ہیں میں نہایت سچائی سے کہتا ہوں کہ عبدالماجد صاحب کو
اُن بزرگوں کی اصطلاحات سمجھنے سے کیا واسطہ ہے جو بزرگوں کی صحبت میں
نہ رہا ہو تقوی شعاری سے وہ بالکلیہ علیحدہ ہو اور کچہری کے مقدمہ بازی کا اُسے
شوق ہو جو منظر عام پر حاکم کے روبرو جاہلوں کی سی بے سروپا بلکہ محض جھوٹ
باتیں کہے وہ صوفیاے کرام کے غامض باتوں اور اُن کے اصطلاحات کو کیا
سمجھ سکتا ہے۔ اب اپنی ناواقفی مؤلف القاد ملاحظہ کریں میں بالاختصار
کہتا ہوں کہ صوفیاے کرام کے اصطلاح میں جو اولیاے کرام اپنے اپنے وقت
میں عالی مرتبہ ہوتے ہیں اُنھیں یہ حضرات نبی وقت اور پیغمبر وقت کہتے
ہیں۔ نبوت و رسالت شرعی اور چیز ہے شرعی نبی کا تمام خلق کو جس کے
لیے وہ بھیجا گیا ہے اُس کا ماننا اور اُس پر ایمان لانا فرض ہے۔ اور جو اُس
سے انکار کرے کافر ہے اور حضرات صوفیاے کرام کے اصطلاحی نبی کا نہ یہ
دعوے ہوتا ہے اور نہ اُن کا ماننا ہر ایک پر فرض ہے نہ اُن کے انکار سے
کوی کافر ہوتا ہے آج تک کسی بزرگ صاحب ولایت نے ہوش و حواس
کی حالت میں ایسا دعوے نہیں کیا ہے۔ مولانا روم جنھیں نبی وقت
کہہ رہے ہیں اُنھیں ایسا نبی نہیں کہتے ہیں جس پر ایمان لانا فرض ہو یا جسکا
منکر کافر ہو بلکہ وہ اصطلاحی نبی وقت ہیں۔ اور مرزا صاحب تو علانیہ

اپنے آپ کو شرعی نبی کہتے ہیں۔ سارے خلق پر اپنا ماننا فرض بتاتے ہیں اور اپنے نہ ماننے والے کو کافر کہتے ہیں۔ آنکھ کھولکر رسالہ **دعوی نبوت مرزا** دیکھو۔ اس لیے اصطلاحی نبی کے ہونے سے حضور پُر نور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم رسالت سے انکار لازم نہیں آتا ہے تمام صوفیا ے کرام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جس کو قرآن وحدیث نے نبی کہا ہو بلکہ جو نبوت کا دعوے کریگا کذاب و دجّال ہے۔ مثنوی کے حوالے کی حالت تو معلوم ہوگئی۔ اب مکتوبات امام ربانی کا حال بھی معلوم کیجیے جس کو مولوی صاحب نے بڑی تلاش و محنت سے نکالا ہوگا الزام دینے کی غرض ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ سیدنا ابو بکر صدیقؓ و سیدنا عمر فاروقؓ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ایں ہر دو بزرگوار در بزرگی و کلانی در انبیا معدود اند و بفضائل انبیا محفوف الخ تا آخر صفحہ ۱۵۹۔

جو عبارت مولوی عبد الماجد صاحب نے یہاں نقل کی ہے اُس سے حضرت مولانا مؤلف فیصلہ کو تو غافل بتاتے ہیں اور اپنے آپ کو واقف و ہوشیار جانتے ہیں اس لیے ہم اُن کی واقفیت اور ہوشیاری کی قلعی کھولتے ہیں اور اُن کی غفلت کو دکھاتے ہیں۔

پہلی غفلت وہ یہ تو بتائیں کہ آپ نے حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ کو مجدد الف ثانی تحریر فرمایا ہے۔ آپ کا یہ لکھنا صداقت کے طور سے ہے؟ اور آپ کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے تو مرزا صاحب کو چودھویں صدی کا مجدّد ماننا غلط ہے کیونکہ جب حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کو الف ثانی یعنی دوسرے ہزار کا مجدّد مان چکے ہیں تو ضرور ہے کہ اس دوسرے ہزار میں دوسرا مجدّد

نہو گا ورنہ اُنھیں مجدد الف ثانی کہنا غلط ہو گا۔ اور اگر ہر صدی میں مجدد ہوئے اور چودھویں صدی میں مرزا صاحب آئے تو حضرت شیخ احمد رحمہ اللہ کو مجدد الف ثانی کہنا صحیح نہ ہوا بلکہ مجدد مائۃ احدی عشر کہنا چاہیے۔ اس قول میں مؤلف الفا کی یہ پہلی غلطی یا غفلت ہوئی۔

دوسری غفلت حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد ہے کہ این ہر دو بزرگوار در بزرگی وکلانی در انبیا معدود واند۔ اس کے کیا معنے ہیں آیا جس طرح مرزا صاحب نبی ہیں یہ دونوں بزرگوار بھی نبی تھے تو اس قول سے آپ کے مرشد ہی جھوٹے ٹھہرتے ہیں کیونکہ ہم اس رسالے کے پہلے حصہ میں مرزا صاحب کا قول نقل کر آئے ہیں جس میں مرزا صاحب نے نہایت صراحت سے دعوے کیا ہے کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کوئی نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں ہے میں ہی ہوں۔

اور قول مذکور سے اور اس کے بعد کے قول سے تین نبی اور بھی نکل آئے یعنی حضرت شیخین اور حضرت مجدد الف ثانی۔ اس لیے مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اس تیرہ سو ۱۳ برس کے عرصہ میں مَیں ہی نبی کے نام کا مستحق ہوں محض غلط ثابت ہوا۔ مولف صاحب یہ کیسی غفلت آپ کے مرشد کے قول سے ثابت ہوئی۔

تیسری غفلت حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے کلام کے یہ معنی سمجھنا کہ وہ حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو شرعی نبی کہتے ہیں جیسا مرزا صاحب اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ تو آپ کی صریح بددیانتی ہے جس صفحہ کی عبارت آپ نے نقل کی ہے اس صفحہ کی پانچویں سطر میں یہ عبارت ہے کمالات حضرت شیخین شبیہ کمالات انبیا است علیہم الصلوات والتسلیمات۔

اس عبارت میں صاف طور سے ان دونوں کے نبی ہونے سے انکار ہے بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ ان کے کمالات انبیا کے مشابہ ہیں مثلاً انبیا میں صفت ہدایت اور مخلوق پر مہربانی کامل درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کے مشابہ حضرات شیخین میں یہ صفت اور یہ کمال ہے اس کو نبوت سے کیا واسطہ۔ مگر عبدالماجد صاحب کی دیانت ہے کہ اس عبارت کو ظاہر نہیں کیا۔ عوام کے فریب دینے کو ایک جملہ لکھدیا تاکہ ناواقف سمجھ لیں کہ جس طرح حضرات شیخین کو حضرت مجدد صاحب نبی کہتے ہیں اسی طرح مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ ہی۔

دوسری بددیانتی اور ملاحظہ ہو۔ جو جملہ عبدالماجد صاحب نے لکھا ہی اُس کے بعد اُسی سے ملا ہوا یہ جملہ ہی۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے۔ حضرت مجدد رحمہ اللہ اس جملہ کو غالباً اس لیے زیادہ کیا کہ کم علم حضرات جملہ در انبیا معدود اند " سے یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ حضرات مرتبہ نبوت کو پہنچ گئے اور نبی ہوگئے۔ مگر بددیانتی کا کیا علاج ہے حضرت مجدد رحمہ اللہ کے خیال میں یہ ہرگز نہوگا کہ ذی علم بھی ایسے بددیانت ہوتے ہیں اب اس کی تشریح دوسرے مکتوب سے دیکھیے۔ مکتوبات کی جلد ۳ مکتوب ۲۴ میں فرماتے ہیں۔ در شان حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمودہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام لوکان بعدی نبی لکان عمر۔ یعنی لوازم وکمالاتیکہ در نبوت درکار است ہمہ را عمر دارد اما چوں منصب نبوت بخاتم الرسل ختم شدہ است (علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام) بدولت منصب نبوت مشرف نگشت "

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اس قول سے کئی باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ حضرت عمرؓ کا نبی نہونا اور مقام نبوت پر نہ پہنچنا حدیث نبوی سے ثابت ہے **دوسرے** یہ کہ کمالات نبوت اور چیز ہیں اور منصب نبوت اور مقام نبوت اور چیز ہے۔ مولف القاان دونوں باتوں سے غافل ہیں۔ اس کلام سے یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ عبارت در انبیا معدود انذ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حضرت شیخین نبی ہیں کیونکہ حضرت ممدوح صاف طور سے لکھتے ہیں کہ منصب نبوت بخاتم الرسل ختم شدہ است اور حدیث میں تو اس سے بھی زیادہ صراحت ہے۔ اس غفلت میں دو بددیانتی بھی مولف القاکی ثابت ہوئیں۔ مذکورہ مکتوب میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مقرر است کہ ہیچ ولی امتی بمرتبہ صحابی آں امت نرسد فکیف بہ بنی ان امت "

اب اگر مولف القاحضرت مجدد علیہ الرحمہ کے کلام کو صحیح اعتقاد کرتے ہیں اور اُنھیں مجدد الف ثانی سمجھتے ہیں تو ضرور ہے کہ اپنے مرشد قادیانی کو اپنے دعوے میں کاذب سمجھیں کیونکہ مرزا صاحب کو باوجود امتی ہونے کے یہ دعوےٰ ہے کہ میں تمام صحابہ سے بلکہ بعض انبیا سے بھی افضل ہوں اور اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی امتی کیسا ہی مرتبہ عالی رکھتا ہو مگر کسی کم مرتبہ نبی کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے مرزا صاحب کا یہ دعوے کہ میں حضرت مسیح سے ہر شان میں بڑھکر ہوں عقائد اہل سنت کے بالکل خلاف ہی کسی ظلی اور بروزی نبی کی یہ شان نہیں ہوسکتی۔ مرزا صاحب کا بعض انبیا سے افضلیت کا دعوے تو صاف لفظوں میں ہے اور اگر غور سے اُن کے کلام کو دیکھا جائے تو اُنھیں افضل الانبیا ہونے کا دعوے ہے اور حضرت

سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہیں
ان کا الہام لولاک لما خلقت الافلاک اس کا شاہد ہے اس کی تفصیل
دعوی نبوت مرزا میں دیکھیے۔ مولف القاکی یہ کیسی بھاری غفلت ہے کہ
اپنے سلسلہ کے بزرگوں کی بلکہ اپنے مرشد کے کلام کی بھی خبر نہیں ہے مولف
القاکی یہ **چوتھی غفلت** ہے۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مکتوبات کی پہلی جلد
کے ۱۸ مکتوب میں لکھتے ہیں فوق مقام شہادت مقام صدیقیت است۔ و

فوق آں مقامے نیست الا البنوۃ علی اہلہا الصلوۃ والتسلیمات۔
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مرتبہ نبوت اور مقام نبی صدیقین کے مقام سے
بلند ہے اور صدیق رضی اللہ عنہ مقام صدیقیت میں تھے اس سے بخوبی
ثابت ہوا کہ حضرت صدیق رض نبی نہیں تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ورا بنیا معدود
اند کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضرات شیخین نبی ہیں اور مرزا صاحب تو صاف
طور سے نبوت کا دعوے کر رہے ہیں انتہا یہ کہ بعض الوالعزم ابنیا سے اپنے
آپ کو ہر شان میں افضل بتاتے ہیں اپنے تئیں تشریعی نبی کہتے ہیں۔ پھر وہ
کونسا مرتبہ نبوت ہی جو حضرت سرور ابنیا ختم نبوت کے منافی نہیں ہی۔
یہ **پانچویں غفلت** ہے جس سے ظاہر ہے کہ مولف القا حضرت مجدد
علیہ الرحمہ کلام کو نہیں سمجھتے اور اپنے جہل مرکب سے ایک علامہ نقشبندی مجددی
کو غافل سمجھتے ہیں غرضکہ اس قسم کی غلطیاں اور غفلتیں مولف القا کی بہت ہیں۔
اب ناظرین کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ مولف القا نے صفحہ ۱۵۹ میں حضرت
مجدد کے چند جملوں کا ترجمہ کیا ہے اُس سے اُن کی قابلیت اور اُردو نویسی کی
حالت کو ملاحظہ فرمائیں اسی اُردو نویسی اور قابلیت پر فیصلہ آسمانی کا جواب لکھنے
بیٹھے ہیں۔ طوالت اور سمع خراشی کا خوف نہوتا تو اس کی تفصیل کر دیتا۔ مگر واقفکا

حضرات صفحہ مذکور کو دیکھکر میرے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ مذکورہ اقوال کے سوا بھی مؤلف القا نے اپنی کوشش کو دکھایا ہے اور چند علما کے اقوال نقل کئے ہیں اور مامور من اللہ کی مخالفت میں بڑی سرگرمی ظاہر کی ہے سب کو نقل کرکے جواب دینے میں طوالت کا خوف ہے اس لیے سب کا اجمالی جواب دیتا ہوں اور وہ جواب بھی ایسا ہے کہ مؤلف القا کے پسندیدہ ہے اس لیے میں انھیں کی کتاب سے نقل کرتا ہوں القا کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں۔

ابو احمد صاحب حضرت مجدد صاحب کی اس عبارت کو بھول گئے۔

قائل آں سخناں شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم درکار است نہ کلام محی الدین عربی ونہ صدر الدین قونوی۔

اب میں کہتا ہوں کہ حضرت علامہ ابو احمد صاحب تو اس کلام کو نہیں بھولے اس مقام پر آپ کا یہ الزام آپ کی خوش فہمی پر پوری روشنی ڈالتا ہے جس مقام پر آپ نے یہ الزام نقل کیا ہے وہاں اس الزام کا موقعہ ہرگز نہیں ہے۔ البتہ اس الزام کا یہ موقعہ ہے کہ آپ نے متعدد علما کے اقوال کے اپنے مطالب کے لیے سند پکڑ کے الزام دینا چاہا ہے اور کوئی حدیث نہیں پیش کی اس لیے ہم کہتے ہیں۔ کہ برائے سند کلام محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم درکار است نہ کلام دہلوی و لکھنوی و نانوتوی وغیرہ۔ اس لیے بہت سی عبارتیں نقل کرنا فضول بلکہ نہایت ناسمجھی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ فیصلہ آسمانی میں جو اعتراض کیا گیا ہے اس کا جواب کسی صحیح حدیث یا قرآن کی آیت سے دیں بہت سی عبارتیں نقل کرکے عوام کو دھوکا نہ دیں۔ الغرض اپنے مسلمہ اور منقولہ قاعدے کی پابندی سے غافل نہو جیئے۔ مگر یہاں آپ غافل ہوے اور بڑی غفلت کی۔ یہ آپ کی چھوٹی غفلت ہے۔ ا۔ اگر آپ کو ان حضرات کے اقوال پر ایسا اعتماد ہے

کہ قرآن وحدیث کی طرف توجہ دشوار ہے تو ہم اس کے لیے بھی حاضر ہیں اور نہایت استحکام سے کہتے ہیں کہ آپ کے مرشد کی عیسویت اور مہدویت کی بنیاد انھیں کے اقوال سے اُکھیڑ کر پھینکدیں گے۔ ان سب اقوال میں زیادہ مستند اور لایق اعتبار حضرت مجدد رحمہ اللہ کا قول ہونا چاہیے کیونکہ اُنھیں

آپ مجدد الف ثانی لکھ چکے ہیں اور کچہری میں آپ نے اُنھیں نبی مانا ہے اور آپ اور آپ کے خلیفۃ المسیح اپنے آپ کو اُس خاندان میں منسلک بتاتے ہیں اس لیئے میں اُن کا قول پیش کرتا ہوں۔

مؤلف القا کی عظیم الشان غفلت

مکاتیب کی جلد ۲ مکتوب ۶۷ صفحہ ۱۳۲ میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جماعۃ از قادانی گمان کنند شخصے را کہ دعوے مہدویت نمودہ بود۔

مطلب	عبارت مکتوب
ہندوستان میں ایک شخص نے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا تھا بعض اہل ہند نے اُس کے دعوے کو مانا تھا ان کے گمان میں مہدی موعود گذر گئے (جس طرح اب مرزائی کہتے ہیں) اور اُسکی قبر مقام فرہ میں ہے (حضرت مجدد رحمہ اللہ فرماتے ہیں) کہ صحیح اور مشہور حدیثیں جو تواتر معنوی کی حد کو پہنچ گئیں	از اہل ہند مہدی موعود بودہ است پس بزعم ایناں مہدی گذشتہ است وفوت شدہ ونشان میدہند کہ قبرش در فرہ است۔ در احادیث صحاح کہ بحد تواتر معنی رسیدہ اند تکذیب این طائفہ است

چہ آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسّلام
مہدی را علامات فرمودہ است
کہ در حق آں شخص کہ معتقد ایشان
است آں علامات مفقود اند۔
در احادیث نبوی آمدہ است۔
علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسّلام۔
(۱) کہ مہدی موعود بیرون آید
و بر سروے پارہ ابر کہ بود در اں
ابر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ایں شخص
مہدی است اور امتابعت کنید۔
(۲) و فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام
کہ تمام زمین را مالک شدند چار کس
دو کس از مومنان و دو کس از کافران
ذوالقرنین و سلیمان از مومنان
و نمرود و بخت نصر از کافران و
مالک خواہد شد آں زمین را
شخص پنجم از اہل بیت من یعنی
مہدی۔
(۳) فرمود علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ
والسلام دنیا نرود تا آنکہ بعث کند
خدا تعالےٰ مردے را از اہل بیت

اس جماعت کو جھوٹا بتاتی ہیں۔ کیونکہ
اُن حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلّم نے مہدی کی علامتیں بیان فرمائی ہیں اور وہ
علامتیں اُس شخص میں نہ تھیں جس کے یہ لوگ معتقد ہیں۔
(اب وہ علامتیں شمار کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اُنھیں
غور کے ساتھ ملحوظ رکھئے)۔
(پہلی علامت) مہدی موعود جب ظاہر ہونگے تو اُن کے
سر پر ابر کا ٹکڑہ ہوگا اور اُسمیں فرشتہ ہوگا وہ با آواز بلند کہتا ہوگا
کہ یہ مہدی ہے اسکی پیروی کرو (اس سے معلوم ہوا کہ مہدی موعود
کو اپنی زبان سے دعوی کرنے کی ضرورت نہوگی)
(دوسری علامت) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمائی کہ چار شخص تمام دنیا کے بادشاہ ہو چکے ہیں
دو مسلمان اور دو کافر مسلمانوں میں ذوالقرنین اور
حضرت سلیمان اور کافروں میں نمرود اور
بخت نصر اور پانچواں شخص جو تمام روے
زمین کا مالک ہوگا وہ میرے اہل بیت سے
ہوگا یعنی مہدی (مرزا غلام احمد صاحب تو ایک
شہر کے بھی مالک نہیں ہوئے)
(تیسری علامت) یہ فرمائی کہ دنیا کا خاتمہ نہوگا
جب تک کہ میرے خاندان سے ایک ایسا شخص پیدا نہو
کہ اُسکا نام میرے نام پر ہو اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ

عبارت مکتوب	مطلب
من که نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق پدر من باشد پس پر سازد زمین را بداد و عدل چنانچه پر شده بود بجور و ظلم۔	کے نام پر ہو اس کے ظہور کے وقت دنیا جور وظلم سے بھری ہوگی یہ شخص داد و دہش اور عدل و انصاف سے دنیا کو بھر دیگا۔
(۴) و در حدیث آمده است که اصحاب کہف اعوان حضرت مہدی خواہند بود۔	(چوتھی علامت) یہ فرمائی کہ حضرت مہدی کے مددگار اصحاب کہف ہونگے۔
(۵) و حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰة والسلام در زمان وے نزول خواہد کرد و او موافقت خواہد کرد با حضرت عیسیٰ علیہ السلام در قتال دجال۔	(پانچویں علامت) یہ کہ امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسی علیہ السلام نزول کریں گے اور امام مہدی آپ کے ہمراہ ہو کر دجّال سے لڑیں گے۔
(۶) و در زمان ظہور سلطنت او در چہار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آں ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زماں و بر خلاف حساب منجمان۔"	(چھٹی علامت) یہ فرمائی کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت میں رمضان کی چودہ تاریخ کو سورج گہن اور پہلی تاریخ کو چاند گہن ہوگا۔ یعنی زمانے کی عادت اور منجموں کے حساب کے خلاف یہ دونوں گہن ہونگے۔"

اب مولف القا سنبھل کر بیٹھیں اور بتائیں کہ مکتوبات میں حضرت مجدد رحمہ اللہ نے (جنھیں آپ بھی مجدد الف ثانی کہتے ہیں اور اُن کے کلام کو سند میں پیش کر رہے ہیں) یہ چھ علامتیں امام مہدی کی بیان فرمائیں ان میں سے ایک بھی مرزا صاحب

میں پائی گئی - یہ تو دنیا دیکھ رہی ہے کہ ان میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی گئی پھر اب حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف اُنھیں مہدی مانکر اپنا ایمان کیوں تباہ کر رہے ہیں یہ آپ کی **ساتویں غفلت** ہے اور بہت ہی بڑی غفلت ہی - اب تو آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اُن کے جھوٹے ہونے کی چھ علامتیں یا چھ دلیلیں بیان فرمائیں اس پر بھی آپ نے غور نہیں کیا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے وقت میں ایسا ہی مدعی مہدویت گذرا ہے جیسا آپ کے وقت میں مرزا صاحب ۔ حضرت ممدوح اُسی کی رد میں یہ دلیلیں بیان فرما رہے ہیں - اس کے بعد اُس کے ماننے والے سے کہتے ہیں کہ

عبارت مکتوب	مطلب
بنظر انصاف باید دید کہ این علامات در اں شخص ہیت بودہ است یا نہ و علامات دیگر بسیار ست کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام شیخ ابن حجر رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بدو بست (۲۰۰) می کشد ۔ نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعی در ضلالت مانند ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط (صفحہ ۱۳۲ جلد ۲)	انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ یہ علامتیں اُس مردہ مہدی میں تھیں یا نہ تھیں - ان علامتوں کے سوا اور بھی بہت سی علامتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں شیخ ابن حجر نے مہدی منتظر کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے اور اُن علامتوں کو دو سو تک پہنچایا ہی - نہایت جہالت ہی کہ باوجود مہدی موعود کی حالت واضح ہونے کی ایک جماعت گمراہی میں پڑ گئی اللہ تعالےٰ اُنھیں ہدایت دے ۔"

یہاں یہ بات بھی لائق دیکھنے کے ہے کہ حضرت مجدد رحمہ اللہ کے بیان سے ظاہر ہے کہ مہدی موعود کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ مہدی اور مسیح دو ہیں ایک نہیں ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے۔ اور اُس وقت میں معمول کے خلاف نہایت عجیب طور سے سورج گہن اور چاند گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوگا۔ یعنی پہلی تاریخ میں چاند گہن اور چودھویں تاریخ میں سورج گہن ہوگا۔ یہ تین باتیں وہ ہیں جن کے انکار میں مرزا صاحب نے رسالے لکھے ہیں اور اپنے نزدیک حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے (استغفر اللہ) اب عبد الماجد صاحب فرمائیں کہ وہ کسے جھوٹا سمجھیں گے۔ ایک کو مجدد الف ثانی اور نبی مان چکے ہیں اور دوسرے کو مسیح موعود تسلیم کر چکے ہیں۔ ذرا ہوش سنبھال کر جواب دیں۔ مگر عبد الماجد صاحب کیا جواب دیں گے کاذب کی پیروی اور اہل حق کے مقابلہ نے عقل و فہم اور علم سب سلب کر دیا ہے۔

افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحب کے تو ظاہری علم کا بھی اس مقابلہ میں پتہ نہیں ہے مگر دعوے تصوف دانی کا بھی ہو رہا ہے اور حضرت صوفیہ کے کلام پیش ہو رہے ہیں ع بایں خواری امید ملک داری۔ سچ ہے جہل مرکب بُری بلا ہے اس کا علاج نہایت دشوار ہے خاتم النبیین کے معنے حدیث میں اور لغت عرب میں نہایت وضاحت سے مصرح ہیں مگر مولوی صاحب کو خبر نہیں اپنے جہل مرکب کی بنیاد پر لکھتے ہیں۔ مولانا و استادنا ابو الحسنات عبد الحی صاحب محدث لکھنوی کی کتاب دافع الوسواس یا تو دیکھی نہیں الخ صفحہ ۱۶۔

عبد الماجد صاحب کو اس کی خبر نہیں کہ حضرت اقدس مولانا ابو احمد مدظلہم سے اور مولانا عبد الحی صاحب سے کیا تعلق تھا حضرت اقدس کو علمی مسائل کی تحقیق

کا شوق تھا اور خاص اسی غرض سے لکھنو میں تشریف لیجاتے تھے اور اپنے پیر بھائی مولوی یحییٰ صاحب کے پاس قیام فرماتے تھے اور فرنگی محل میں آکر کتابیں ملاحظہ کیا کرتے تھے۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم سے دوستی تھی۔ اکثر مسائل میں محبتانہ گفتگو ہوتی تھی۔ آپ مولانا مرحوم کی یاد اور کتب بینی کی بہت تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ میں گفتگو شروع ہوتی تو کتابوں کے حوالے دینا شروع کرتے کہ فلاں نے یہ لکھا ہے اور اُس نے یہ لکھا ہے مگر جب حضرت نے یہ کہا کہ ہاں لکھا تو ہے مگر اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے اس کا کیا جواب ہے اس کے بعد مولانا خاموش ہوجاتے تھے۔ اور عمر میں بھی بر س دو برس چھوٹے تھے اسی لیئے اپنی تصانیف و تالیفات برابر حضرت مولانا کی خدمت اقدس میں پیش کیا کرتے تھے اور عنوان تحریر ہمیشہ ویسا ہی ہوا کرتا تھا جیسا چھوٹا بڑے کے ساتھ یا کم سے کم برابر والوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جیسے لفظ۔ بخدمت کہ یہ اپنے سے چھوٹے کو ہرگز نہیں لکھ سکتے ہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کے ہاتھ کا میں نے خود دو رسالوں (الکلام المبرور اور دافع الوسواس) پر لکھا ہوا دیکھا ہے جو حضرت مولانا کی خدمت میں مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے بھیجے تھے۔ پھر حضرت کے روبرو دافع الوسواس کو پیش کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے علاوہ معلوم ہوتا ہے کہ عبدالماجد صاحب نے مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کے نہ کلام کو سمجھا اور نہ اُن کی اور تصانیف کو دیکھا ہے نہیں تو اس قسم کی نادانی کی باتیں نہ بناتے۔ جب قرآن مجید اس پر ناطق ہے اور تمام امت کا اجماع ہے کہ حضور پرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی نبوت نہیں مل سکتی ہے۔ اس اجماعی مسئلہ کی کسی فرد امت نے تاویل بھی نہیں کی تو مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کیسے جرات کرسکتے ہیں۔

کہ اس کے خلاف کہیں افسوس ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب کو خلاف عقل و نقل عقیدہ کو اپنے اُستاد کی طرف منسوب کرتے ہوئے خوف خدا بھی دل میں نہیں آیا۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم تو صاف صاف زجرالناس میں لکھ رہے ہیں۔

عبارت	مطلب
لکن ختم نبینا صلے اللہ علیہ وسلم الی جمیع الانبیاء جمیع الطبقات بمعنی انہ لم یعط النبوۃ لاحد فی طبقۃ۔	کل طبقات کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیا ہونا حقیقی ہے اس اعتبار سے کہ آپ کے بعد کسی کو کسی طبقہ میں نبوت نہیں دی گئی۔
لاشبھۃ فی بطلان الاحتمال الثانی وھو ان یکون وجود الخواتم فی ملک الطبقات بعدہ بما ورد انہ لانبی بعدی وثبت فی مقرہ انہ خاتم الانبیاء علی الاطلاق والاستغراق[1] =	اس احتمال کے باطل ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دیگر طبقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خواتم کا وجود ہو اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور یہ بات اپنی جگہ پر ثابت ہو چکی ہے کہ آپ ختم الانبیا ہیں مطلقاً یعنی جس کو نبی کہا جا سکے چاہے ظلی ہو یا بروزی یا کسی قسم کا نبی ہو سب کے آپ خاتم ہیں۔ مگر اس ختم نبوت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آپکا فیض وحی بند ہو گیا آپ کے فیض ہی کی وجہ سے تو ابدال اقطاب اولیاء ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے البتہ مرتبہ نبوت کسیکو نہیں ملسکتا، جس کی نہایت معقول وجہ فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں لکھی گئی ہے۔

حاشیہ: [1] یہاں مولانا کے لفظ علی الاطلاق والاستغراق پر اہل علم خوب غور کریں اس سے بخوبی ظاہر

عبد الماجد صاحب نے مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کی جو آڑ پکڑی تھی ناظرین پر اُسکا حال ظاہر ہوگیا - اب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کے توسل سے اپنے مسیح کی نبوت کو جو ثابت کرنا چاہا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو - عبد الماجد صاحب نے تحذیر کے حوالے سے اپنی کتاب القا کے صفحہ ۱۶۱ سطر ۹ سے سطر ۱۷ تک ایک عبارت نقل کی ہے جس سے آپ نے اپنی فہم کامل کے زور سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی آسکتا ہے خاتمیت آں حضرت کے منافی نہیں ہے

احمدیو - تم ہمیشہ شور مچایا کرتے ہو کہ مرزا صاحب کو کیوں لوگ دجال - مفتری - کذاب وغیرہ وغیرہ سخت الفاظ سے یاد کیا کرتے ہیں - تو گوش ہوش سے سُن لو کہ ان سب الفاظ کے ذمہ وار تمھارے مرزا صاحب اور خود تم ہو - خود اپنے قول وفعل سے اس کو ثابت کر رہے ہو تو دوسروں کو اس کے کہنے میں کیا تامل ہوسکتا ہے - مرزا صاحب کے اقوال وپیشین گوئیوں میں جو کچھ کذب بیانی وافترا لوگوں نے ظاہر کیا اُس کو تو تم کہدیا کرتے ہو کہ یہی منہاج نبوت ہے اور یہی سنت اللہ ہے لیکن میاں عبد الماجد صاحب کون منہاج نبوت پر ہیں - جو مولانا - مولوی - مقتدا وغیرہ وغیرہ ضخیم وفخیم القابوں کے با وجود مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ علیہ کی عبارت میں دجل کرنے سے ذرا بھی نہیں شرمائے بلکہ ڈھٹائی سے اس کو پیش کر دیا -

وھو ھذا - مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں

سابقہ حاشیہ

ہو جائے گا کہ مولوی عبد الماجد صاحب اپنے استاد کے کلام کو نہیں سمجھے دو لفظوں کے بڑھانے کا یہی مقصد ہے جو میں نے بیان کیا ناظرین یہاں پر مولف القا کی ڈو بھاری غلطیاں ہیں اول تو دافع الوسواس کی سند کو پیش کرنا مھض نئے موقعہ ہے دوسرے یہ کہ اس کے مطلب کو نہیں سمجھے ۱۲

یہ ثابت کیا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ حضور پرنور روحی فداہ سب سے آخر میں آنے
والے نبی ہیں یعنی صرف خاتم زمانی ہی نہیں ہیں بلکہ آپ جیسے خاتم زمانی ہیں خاتم
ذاتی بھی ہیں یعنی آپ پر تمام کمالات نبوت بالذات ختم ہیں۔ اس مضمون کو ثابت
کرنے کے لیے مولانا مرحوم نے ایک طولانی علمی تحریر کی ہے جس میں ہمارے میاں عبدالماجد
صاحب نے جو مرزا صاحب کے خاص صحابیوں میں ہیں یہ دجل کیا ہے کہ چند جگہوں سے
کلمات تراش کر ایک عبارت بنائی ہے اور پبلک کے سامنے پیش کر کے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے مولانا مرحوم کا انکار ثابت کرنا چاہا ہے
اور لطف یہ کہ مولانا مرحوم نے انھیں صفحات پر جس صراحت سے خاتمیت زمانی کا اقرار
بلکہ اس کے منکر کو کافر کہا ہے اُس کو یک دم ہضم کر گئے۔ احمدیو۔ توبہ کرو بلکہ ڈاڑھیں
مار مار کر روؤ۔ چلاؤ کہ تمہارا مقتدا بھاگلپوری احمدیوں کا امام اسقدر دجل صریح سے
کام لیتا ہے جس کو لوگ ضرور مرزا صاحب کے صحابی ہونے کا اثر سمجھیں گے۔ **مصرعہ**
جسکو سمجھتے تھے مسیحا وہ ہلاکو نکلا۔ اور صحبت اور پیروی کے اثر میں کیا شبہ ہو سکتا ہے
ناظرین عبدالماجد صاحب نے اپنی کتاب القاء ربانی میں جو عبارت پیش
کی ہے وہ تحذیر الناس کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ سے تراش خراش کر کے پیش کی ہے جسکو[1]
میں حاشیہ میں نقل کرتا ہوں۔ اول تو اس پھلانگ کو ملاحظہ فرماویں کہ صفحہ ۳ کے بعد
صفحہ ۱۴ پر جا بیٹھے اور وہاں سے کودے تو چودہ دونی ۲۸ پر۔
ماشاء اللہ واہ رے رستخیز۔ کیوں احمدیو کیا کسی عبارت کے پیش کرنے کا یہی طریقہ ہے

حاشیہ

[1] عبدالماجد صاحب نے جو عبارت بنائی ہے وہ یہ ہے (۱) عوام کے خیال میں تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانے کے
بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات

اگر یہی تحریف ہے تو تحذیر الناس کی کیا ضرورت تھی قرآن مجید سے جو مطلب چاہتے ثابت کر دیتے"۔ قرآن مجید میں غلام - اور احمد - اور رسول اللہ - و خاتم النبیین سب کچھ الفاظ آئے ہیں ان سب کو ملا کر کہدیتے کہ قرآن میں غلام احمد رسول اللہ و خاتم النبیین آیا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ مرزا صاحب کی رسالت بلکہ خدائی بھی ثابت ہو جاتی۔

مرزا ئیو۔ تم سے سچ کہتا ہوں ماتم کرو ماتم کیونکہ اس کے ساتھ دوسرا دجل بھی ہے۔ جس صفحہ ۳ کی عبارت عبد الماجد صاحب نے اپنی موافقت میں نقل کی ہے اُسی صفحہ میں یہ عبارت بھی ہے۔ بلکہ بنا رخاتمیت اور بات ہے جس سے تاخر زمانی اور سدباب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔ تحذیر صفحہ ۳

اس عبارت سے حضرت مولانا مرحوم اس بات کی صراحت کیسے روشن طریقے سے فرماتے ہیں کہ بنار خاتمیت ایسی بات پر ہے جس سے آپ کا نبی آخر الزماں ہونا خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۰ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں نہ ماننے والے اور آپ کے بعد دوسرے نبی پیدا

سابقہ حاشیہ

کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (۲) غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے۔ جو میں نے عرض کیا تو آپکا خاتم ہونا انبیاے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہوگا بلکہ بالفرض آپکے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (۳) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آے گا"

اس کے نمبر ۱ ۲ ۳ میں نے تین ٹکڑے کر دئیے ہیں جو مختلف تین صفحات صفحہ ۳ و صفحہ ۱۴ و صفحہ ۲۸ سے لیے گئے ہیں۔ آپ اُن کی کتاب اُٹھا کر دیکھیں کس چالاکی سے اس کو ایک مضمون بنا کر پیش کیا ہے اور کہیں یہ اس کا نشان بھی نہیں ہے۔ کہ یہ تین جگہوں سے لیا گیا ہے تاکہ ناظرین کو اس کا وہم وگمان بھی نہو کہ یہ

ہونے کے قائل کو کافر قرار دیتے ہیں جماعت احمدیہ آنکھوں سے پردہ اُٹھا کر غور سے
دیکھے لیکن حیا کا پردہ نہ اُٹھ جاوے۔ مولانا فرماتے ہیں۔ سو اگر اطلاق عموم ہے
تب تو ثبوت خاتمیت ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی
ضرور ثابت ہے ادہر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلہ ہارون من موسی ۱۲ لا انہ
لا نبی بعدی او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے کافی
کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور
بسند متواتر منقول نہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا
جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد
رکعات متواتر نہیں جیسا اُس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہے
انتہیٰ تحذیر الناس صفحہ ۱۰ ان دو اقتباسوں کے متعلق ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ عبدالماجد
صاحب نے ان عبارتوں کو دیکھا اور ضرور دیکھا لیکن اپنی کتاب کے ناظرین کو فریب

سابقہ حاشیہ

در اصل تین عبارتیں ہیں جن کو ایک بنا دیا گیا ہے یہ کیوں؟ صرف اس واسطے کہ حضرت مولانا
محمد قاسم صاحب مرحوم پر انکار خاتمیت کا الزام لگا کر مرزا صاحب کا بوجھ ہلکا کیا جاوے۔
لیکن افسوس کہ عبدالماجد صاحب کا یہ فریب تحذیر کے دیکھ لینے سے نہ چل سکا اور مرزا
صاحب کا بوجھ ہلکا ہونے کے بجائے اُن کی قبر پر اور لاکھ من مٹی پڑ گئی فالحمد للہ۔

اسقدر بیان سے عبدالماجد صاحب کا فریب تو ظاہر و روشن ہو گیا لیکن اب دیکھنا چاہئے
کہ یہ فریب عبدالماجد کے مفید مطلب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں یعنی بالفرض اگر یہ تین عبارتیں ایک
ہی عبارت مان لی جائیں تو کیا اس سے مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کا یہ عقیدہ ظاہر ہو سکتا ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبی ہو سکتے ہیں؟ میں نہایت زور کے ساتھ کہتا ہوں
کہ ہرگز نہیں۔ ایک عامی شخص بھی عبدالماجد صاحب کی پیش کردہ عبارت سے ایک منٹ کے لیے

دینا مقصود تھا اس لیے قصداً قلم انداز کر دیا۔ یہ دو اقتباس تو خاص تحذیر کے تھے ان کے علاوہ مولانا مرحوم کے اور اقوال بھی نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ دروغ گو را بخانہ باید رسانید صحیح ہو جائے۔ اور کسی احمدی اور غیر احمدی کو آئندہ لب کشائی کا موقعہ نہ ملے۔ (۱) مولانا حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں (مناظرہ عجیبہ صفحہ ۳) پھر ملاحظہ ہو صفحہ ۲۷ (۲) مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے توجیہ اور تائید کی ہے تغلیط نہیں کی مگر ہاں گوشہ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ انتہیٰ ایضاً صفحہ ۳۹ (۳) مولانا خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے۔ ایضاً صفحہ ۱۰۳ (۴) مولانا امتناع بالغیر میں کسے کلام ہے اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اُس کو کافر سمجھتا ہوں۔

سابقہ حاشیہ

بھی مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دوسرے نبی کا قائل و مجوز نہیں مان سکتا۔ عبدالماجد صاحب کو تو ذی علم ہونے کا دعویٰ ہے۔ معلوم نہیں یہ کیسے نتیجہ نکالا۔ عبدالماجد صاحب نے مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کی جو عبارت پیش کی ہے اُس میں تو صاف صاف اگر بالفرض کا لفظ لکھا ہوا ہے جس کے تو یہ معنے ہوتے ہیں کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی مگر ہم فرضی مان رہے ہیں جیسا کہ ہم نے ابھی چار سطر اوپر لکھا ہے کہ اگر بالفرض یہ عبارتیں ایک مان لی جائیں تو کیا اس سے کوئی سمجھ سکتا ہے کہ ہم نے واقعی مان بھی لیا۔ اس کے علاوہ عام طور سے لوگ۔ فرضی نام۔ فرضی بیع۔ فرضی ہبہ فرضی قبالہ وغیرہ بولتے ہیں جس کے ہمیشہ معنی غیر واقع ہوتے ہیں۔ ۱۲

اسقدر حوالجات کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ میاں عبد الماجد صاحب موافق قول حضرت مولانا مرحوم کے وہ بھی بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجوز نبی کو کافر سمجھیں گے اور آیندہ سے ہمیشہ کے لیے اپنے منہ پر مُہر کرلیں گے۔ اتنے بیان کے بعد اب عبد الماجد صاحب اپنے قول کو دیکھیں جو اُسی صفحہ میں ہے اگر دیکھی ہے تو دیدہ و دانستہ مریدین کے خوش کرنے اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کے خیال سے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بحث میں اسقدر غلط بیانات کرتے ہیں جس سے اہلِ علم کو تعجب ہوتا ہے۔" مولوی صاحب ایمان سے فرمائیے یہ آپ راستی اور سچے دل سے کہہ رہے ہیں یا خلیفہ المسیح اور چند نوگرفتاروں کے خوش کرنے کو کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ پہلے معتقدین کی نظروں میں تو ذلیل وخوار ہوگئے اب خلیفہ صاحب اور اُن کی قلیل ہی جماعت میں کچھ اوراق سیاہ کرکے اپنی سُرخ روئی دکھا کر کچھ فائدہ اُٹھائیں یہ الزام آپ پر خوب چسپاں ہے اور حضرت اقدس مؤلف فیصلہ آسمانی تو پہلے سکوت ہی میں زیادہ آرام میں تھے سب آپ سے خوش تھے۔ یہاں تک کہ خلیفہ صاحب بھی راضی تھے اور آپ بھی۔ اب جس وقت سے مسلمانوں کی خیرخواہی اور اُن کو فتنہ عظیم سے بچانے کے لیے دردسری مول لی ہے اُس وقت سے گمراہ جماعت گویا دشمن ہوگئی ہے۔

مولف القا اپنی ہستی کو خیال کریں اور اُن ناشائستہ کلمات کو دیکھیں جو اُنہوں نے اپنے مہمل رسالے القاے شیطانی میں لکھے ہیں جو جہالتوں اور جھوٹی باتوں کا انبار ہے جس کے چند صفحات کا نمونہ میں نے دکھایا ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ وہ اہلِ علم کون ہیں جنھیں واقعی اور سچی بات پر تعجب ہوتا ہے خدا کے لیے کسی کا نام تو لیجیے جھوٹی ترنگ نہ ہانکیے آپ کی جماعت میں کوئی اہل علم ہے؟ جسے تعجب ہی۔

خاتم النبیین کے معنے پہلے تو اجمالی طور سے بیان کیے گئے تھے اُس کے بعد فیصلہ

آسمانی کے حصہ ۳ میں اور رسالہ دعوئ نبوت مرزا میں تو ایسے عمدہ مضامین لکھے ہیں کہ ہر ایک ذی علم اور ذی فہم دیکھکر سبحان اللہ کہتا ہے عبد الماجد صاحب تو کیا اُن کے پیر مرشد کا ذہن بھی ایسے مضامین حقہ سے خالی ہو گا۔ قرآن و حدیث کے الفاظ سے عرب کے محاورہ سے نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتی۔ غیر اُمتی۔ تشریعی۔ غیر تشریعی۔ کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔ اور امت محمدیہ کی فضیلت اس میں دکھائی ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے۔ نہایت ہی عمدہ تقریر ہے۔ اور مرزا صاحب کے اقوال سے یہ دکھایا ہے کہ اُنھوں نے ہر قسم کا نبوت کا دعوے کیا ہے بلکہ افضل الانبیا ہونے کے مدعی ہیں صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ و ۷ کو دیکھئے اور خوف خدا بھی دل میں رکھئے۔ آپ نے یہ دعوے کیا تھا کہ قرآن مجید کی اصطلاح میں تین قسم کے حضرات کو رسول کہا ہے اس کا غلط ہونا میں اس مضمون کے پہلے حصہ میں ثابت کر چکا ہوں۔ اور یہ جو آپ نے بزرگوں کے کلام سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا ہونا ثابت کرنا چاہا ہے یہ آپ کی بے خبری ہے صوفیائے کرام کے کلام کا مطلب سمجھنا آپ سے حضرات کا کام نہیں ہے جنھوں نے برسوں بزرگوں کی خدمت کی ہے دنیا کے سب کام چھوڑ کر یاد الٰہی میں مشغول رہکر ایک خاص حالت پیدا کی ہے وہی اُن کی باتوں کا پورے طور سے مطلب سمجھ سکتا ہے اگر یہ بات اسے نصیب نہیں ہوئی تو اُن بزرگوں کے رسائل دیکھنے کے بعد بھی ایران کی توران سمجھے گا اور بے تکی باتیں بولے گا جیسے آپ بول رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں اگر آپ کو خوف خدا اور حق طلبی ہے تو رسالہ ختم نبوت دیکھئے اُس میں مختصر طور سے بزرگوں کے کلام کے معنے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ میں نے بھی پہلے حصہ میں لکھا ہے۔ میں مختصر بات کہتا ہوں کہ کوئی بزرگ اس کا

کتبخانہ وقف مفیدہ عام ...

قائل نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ ملے گا۔ اور کوئی ایسا نبی ہوگا جس پر تمام مخلوق کو ایمان لانا فرض ہو اور اُس پر ایمان لانا نجات کا مدار ہو ایسا کوئی نبی کسی صوفی کے نزدیک بھی اس تیرہ سو بتیس ۱۳۳۲ برس کے عرصہ میں نہیں ہوا اور نہ آیندہ ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب ایسے ہی نبوت کا دعوے کرتے ہیں (اربعین نمبر ۴ کو آنکھیں کھولکر دیکھا جاے) جو بالیقین حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ختم رسالت کے منافی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے یہاں کئی غلطیاں کیں۔

پہلی غلطی۔ نبوت شرعی اور اصطلاحی میں آپ نے فرق نہیں کیا یعنی صوفیاے کرام کے اصطلاح میں نبی کسے کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ میں کسے کہتے ہیں۔ میں اُس فرق کا حاصل بیان کرتا ہوں۔ صوفیہ کے اصطلاح میں ولایت کے ایک مرتبہ خاص کا نام ہے مگر اُس کا ماننا اور اُس پر ایمان لانا کسی پر ضروری نہیں ہے اور نہ اُس کے انکار سے کوئی کافر و جہنّمی ہو سکتا ہے اسی وجہ سے کسی عالی مرتبہ صاحب ولایت نے اپنے منکر کو کافر نہیں کہا باوجودیکہ مخلوق نے ان میں سے بعض کو کافر کہا۔

دوسری غلطی۔ نبی حکمی اور نبی حقیقی میں فرق نہیں کیا۔ جو صلاح و تقوی کے ساتھ ہدایت خلق اور رفاہ خلق کرے اُس نے وہ کام کیا جو نبی کرتے ہیں۔ اس لیے انھیں حکمی نبی کہدیتے ہیں اس کو منصب نبوت سے کیا واسطہ عبدالماجد صاحب کو اتنا بھی نہیں معلوم اور ایک حقّانی علامہ کا مقابلہ کرنے چلے ہیں۔

تیسری غلطی۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو چھوڑ کر علما کے اقوال پیش کئے مگر اتنا نہیں معلوم کہ اس مقابلہ میں علما کے اقوال لائق توجہ ہو سکتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام پر اپنی قابلیت اور وسعت نظر جتانا منظور ہے تاکہ عوام

پر اپنی قابلیت اور وسعت نظر جتانا منظور ہے تاکہ عوام سمجھیں کہ عبد الماجد صاحب نے اتنی کتابیں دیکھ لی ہیں اتنا انھیں علم کہاں کہ یہ کتاب کس کی تالیف ہے وہ کس پایہ کے عالم تھے۔

چوتھی غلطی۔ یہ نہیں سمجھے کہ کمالات نبوّت پر پہنچنا اور بات ہے اور منصب نبوت پر فائز ہونا اور بات ہے کمالات نبوت میں ایک کمال یہ ہے کہ مثلاً مخلوق خدا پر شفقت اور ہدایت خلق کا شوق ہونا۔ اب اس شفقت اور شوق کے مراتب ہیں جو ان دونوں صفتوں کے مرتبہ عالی کو پہنچا وہ بعض کمالات نبوّت پر پہنچا اس پایہ کے علمائے امت ہوے اور ورثۃ الانبیا کہلائے۔ نبی نہیں کہلائے منصب نبوّت اس سے بہت عالی ہے۔ مرزا صاحب کو تو یہاں تک پہنچنا بھی نصیب نہوا۔ وہ ہمیشہ خلق کے لیئے بد دعا کرتے رہے اور اُن کے لیے طاعون اور زلزلوں اور سخت آفتوں کو بلاتے رہے اور خلق کی مصیبتوں پر خوش ہوتے رہے اور علمائے امت کے ساتھ نہایت سختی اور بد زبانی سے پیش آتے رہے۔

شان شفقت اور شوق ہدایت اسے کہتے ہیں کہ منکرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے خون کے پیاسے تھے اور آپ کے شہید کر دینے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ مگر اُس خاص جنگ کی حالت میں اُس رحمۃ للعالمین کی شان رحمت نے یہ جلوہ دکھایا کہ کوئی سخت لفظ زبان مبارک پر نہیں آیا بلکہ یہی ارشاد ہوا کہ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ یعنی اے خدا میری قوم کو تو ہدایت کر یہ واقف نہیں ہیں نادان ہیں۔ شوق ہدایت اور شفقت خلق کی یہ شان ہے۔ پھر ایسے شفیق امت اور رحمت خلق کے ظل ہونے کا دعوے اور یہ سختیاں پھر یہ دعوے جھوٹا نہیں تو اور کیا ہے۔

پانچویں غلطی۔ مؤلف القا اپنے مرشد کا وہ قول یاد کریں جو میں نے اس تحریر

کے پہلے حصہ میں اُن کے دعوے کی غلطی میں پیش کیا ہے وہ قول تو اُن بزرگوں کے قول کو غلط بتا رہا ہے۔ وہ تو یہ دعوے کرتے ہیں کہ اس تیرہ سو برس[۱۳] کے عرصہ میں میرے سوا کوئی نبی نہیں ہوا۔ اور کسی کو مرتبہ نبوت نہیں ملا اور مولوی صاحب کے خیال کے بموجب مذکورہ عبارتیں یہ بتاتی ہیں کہ اور بھی انبیا ہوئے اس لیے مولوی صاحب کو چاہیے کہ پہلے مرزا صاحب کے دعوے کو غلط مان لیں اُس کے بعد صوفیائے کرام کی وہ عبارتیں پیش کریں ورنہ اُن کا پیش کرنا محض بیکار ہے۔ میں ایک اور سچی بات کہنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب معاف فرمائیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ بزرگوں کے اقوال کو سند میں پیش کریں۔ کیونکہ ان حضرات کی اصطلاحات اور اقوال سمجھنے کے لیے وسعت نظر کے علاوہ نہایت قابلیت اور روحانیت کی ضرورت ہے جس سے جماعت احمدیہ محروم ہے کیونکہ روحانیت بغیر تقوی اور یادِ خدا کے اور کسی بزرگ کی صحبت کے نہیں ہو سکتی اور اظہر من الشمس ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ اس سے کوسوں دور ہے۔ انھیں تو سوائے وظیفہ مرزا کے اور کچھ نہیں ہے۔ جس طرح پادری کفارہ پر ایمان لانا نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ مرزا صاحب پر ایمان لانے کو کافی خیال کرتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ صوفیائے کرام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم المرسلین اور آخر النبیین سمجھتے ہیں اور صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی تشریعی غیر تشریعی کسی قسم کا نہیں ہوگا۔

اس کے علاوہ مولوی صاحب و دیگر احمدی حضرات صرف اسی بات پر غور کر لیں کہ مذکورہ بالا عبارتوں سے جن بزرگوں کی نبوت کو مولوی صاحب سمجھتے ہیں (جیسے حضرت نجار د صاحب وغیرہ) اُن میں سے کسی کے نبی ہونے کا کوئی فرقہ اہل اسلام کا قائل نہیں ہے اور نہ اُن کے منکر کو کافر جہنمی یہودی کا خطاب دیتے ہیں بخلاف مرزا صاحب کے کہ وہ اپنے منکر کو جہنمی یہودی قابل مواخذہ سب کچھ خطابات دیتے ہیں۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی وغیرہ) میں مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں۔
معزز ناظرین ہماری اسقدر تحریر نے ضرور ثابت کر دیا کہ مولوی صاحب نے قرآن مجید وقول بزرگان کی جو آڑ پکڑی تھی وہ محض دھوکہ تھا مولوی صاحب کی نظر نہ قرآن مجید پر ہی اور نہ بزرگوں کے کلام کو وہ سمجھ سکتے ہیں ہم نے دلائل سے پہلے حصہ میں اور اس حصہ میں دکھا دیا کہ قرآن مجید میں نبوت کی تین قسمیں ہرگز نہیں ہیں اس کو مولوی صاحب کبھی نہیں ثابت کر سکتے ہیں اور نہ اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں نائب رسول کو رسول کہا ہے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب فقط نائب رسول ہونے کی وجہ سے اپنے کو رسول نہیں کہتے ہیں بلکہ اُن کا دعویٰ نبوت مستقلہ کا ہی جو آیت ختم رسالت کے صریح خلاف ہے مولوی صاحب باتیں بنا کر اس کو چھپانا چاہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اگرچہ اپنے آپ کو خادم آنحضرتؐ اور آپ ہی کی نبوت کا فیض یافتہ لکھا ہے۔ لیکن اگر اُن کے تمام اقوال پر نظر کی جاے تو اُن کی تصنیفیں بآواز دہل پکار رہی ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ مرزا صاحب مستقلہ نبوت کے دعویدار ہیں بلکہ ہر قسم کے کمال نبوت کے مرجع ہیں افضل الانبیا ہیں تمام کمالات نبوت انھیں کی وجہ سے انبیا کو پہنچے ہیں۔
رسالہ دعوے نبوت مرزا ملاحظہ کیا جاے۔ با اینہمہ کہیں پر اپنے کو ظلی و بروزی نبی کہتے ہیں۔ یہ متعارض اقوال اُن کی طرف سے بدگمان کرتے ہیں اور اس بھاری اختلاف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی بجز اس کے کہ مسلمانوں کے متوجہ کرنے کو خادم اور فیض یافتہ ہونے کا دعوے ہے اور اُن کا ظل اپنے آپ کو کہتے ہیں۔ لیکن جب موقعہ ہاتھ آتا ہے تو اپنا مقصود اصلی بھی صاف صاف آواز کے ساتھ ظاہر کر دیتے ہیں دیکھیے آپ حضرات تو جانتے ہی ہیں کہ مرزا صاحب اپنے کو ظلی نبی۔ متبع نبی غیر صاحب شریعت نبی کہا کرتے ہیں۔ اور مولوی عبد الماجد صاحب نے بھی ابھی اسی کا اقرار کیا ہے لیکن خود مرزا صاحب اربعین نمبر ۴ میں لکھتے ہیں۔ اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افترا کرکے

ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو دعوے بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ
شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی اس کے ماسوا یہ بھی تو سمجھو کہ صاحب شریعت کیا چیز ہے
جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیئے اور اپنی امت کے لیئے ایک
قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گا۔ بس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے
مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل
للمومنین یغضون من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم۔ یہ براہین احمدیہ
میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اس پر تیئیس [٢٣] برس کی مدت بھی گذر گئی
اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ الخ۔ یہ تو متن
ہے۔ اب اس کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور
شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی اس لیئے خدا نے میری وحی تعلیم کو اور
اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے
جیسا کہ ایک الہام کی یہ عبارت ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم و تجدید کی
کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے
ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔
اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام
انسانوں کے لیئے مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں
سنے (حاشیہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶) اب یہاں عبدالماجد صاحب کیا تاویل کریں گے
مرزا صاحب کی اس تحریر نے تو مولوی صاحب کا صاحب شریعت وغیرہ کی
قسمیں نکالنے کی مٹی پلید کر دی جب خود بدولت ہی اپنی شریعت منوا رہے ہیں
تو حاشیہ نشین کا راز پنہاں بتانا فریب نہیں تو اور کیا ہے کسی نائب رسول

اور ظلی نبی نے کہا ہی کہ میری بیعت کو خدا نے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ یعنی جس نے مجھ سے بیعت نہ کی اُس نے نجات نہیں پائی وہ کافر جہنمی ہے۔ اس قول کے بعد بھی مولوی صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعوی نہیں ہے وہ اپنے منکر کو کافر نہیں سمجھتے ذرا خوف خدا دلمیں کرکے اسکا جواب دیں۔ مین جانتا ہوں کہ میرے اسقدر بیان سے مولوی صاحب کا نبوتؐ کی تین قسمیں نکالکر مرزا صاحب کا نائب رسول کے زمرہ میں شامل کرکے نبی کا خطاب دینا باطل ہوگیا۔ اور مرزا صاحب کا نبی صاحب شریعت ہونے کا دعوے آفتاب کی طرح ظاہر ہوگیا۔ اور یہی میرا مقصود تھا جو حاصل ہوگیا لیکن تا بخانہ باید رسانید کی مصداق سے میں صرف یہی نہیں دکھلاؤں گا کہ مرزا صاحب مستقلہ نبوت کے دعویدار ہیں بلکہ اُن کی تصنیفیں اس سے بھی بھری پڑی ہیں کہ وہ اپنے کو تمام انبیاء سے افضل اور حضور انور سے برتر سمجھتے ہیں وھو ھذا۔

انبیاء پر فضیلت

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ و ۳۹۱۔ صرف میں یہی جواب دونگا کہ معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے میرا جواب یہ ہی کہ اُس نے میرا دعوے ثابت کرنے کے لیئے اسقدر معجزات دکھلائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اسقدر معجزات دکھلائے ہیں (دافع البلاء صفحہ ۱۳) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اُس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲) پھر جبکہ خدا نے اور اُس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمانہ کے مسیح کو اُس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جاوے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔

ناظرین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا صاحب کے نزدیک بہت کم ایسے نبی ہیں جن سے مرزا صاحب کے معجزات زیادہ نہوں اور یہ ظاہر ہے کہ معجزہ خدا کی طرف ہوتا ہے سچے نبی

کی صداقت کے اظہار میں اور جسقدر اُس نبی کا مرتبہ زیادہ ہے اُسی قدر اُس کی صداقت
کے اظہار میں معجزات کا ظہور زیادہ ہوگا - غرضکہ اس قول کا حاصل یہ ہوا کہ میں اکثر ابنیا سے
افضل ہوں مولوی صاحب یہ تو میں نے پوشیدہ راز آپ کے روبرو پیش کیا مگر مرزا صاحب
نے تو صاف طور سے ایک نبی اولوالعزم حضرت عیسٰی پر اپنی فضیلت کا دعوے کیا - اور
جوش میں آکے اُس کی تصدیق خدا اور رسول اور تمام ابنیا کے ذمہ لگادی اب اُن کے مستقل
نبی ہونے میں مولوی صاحب کو کیا عذر ہو سکتا ہے کوئی نائب رسول کسی ادنی نبی کے درجہ
کو نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ اس کے ایک اولوالعزم رسول سے افضل ہو جاوے ابتو مرزا صاحب
کی نبوت مستقلہ اور بعض ابنیا بلکہ اکثر ابنیا سے اُن کا افضل ہونا اُن کے کلام سے ایسا ظاہر ہوگیا کہ
مولوی صاحب کو کہنا چاہیے کہ اگر کسی شک آرد کافر گردد + مگر مولوی صاحب کا صاف
طور سے یہ نہ کہنا اور نائب رسول کی ٹٹی لگانا صرف عوام کو دھوکا دینے کی غرض سے ہے -
مولوی صاحب دیانتاً فرماویں کہ کیا کوئی نائب رسول ابنیا سے افضل ہو سکتا ہے ؟
مولوی صاحب یہ فرمائیں کہ آخر زمانے کے مسیح کو خدا اور رسول نے اور تمام ابنیا نے افضل
کہاں فرمایا ہے کیا روے زمین پر کوئی کتاب ہے جس میں خدا اور رسول کا یہ قول لکھا ہو؟
قرآن و حدیث میں تو یہ مقولہ نہیں ہے - سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ
مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا بظاہر دم بھرتے ہیں اگر اُن کے
مریدوں کی عقل صحیح وسالم ہے تو وہ دیکھیں کہ مرزا صاحب نے حضور پُرنور سے بھی مساوات
کا دعوے کیا ہے اور خوب زوروں سے کیا ہے لیکن اُن کے دام اُفتادوں کی آنکھوں
پر ایسی پٹی باندھی گئی ہے جو اس قسم کی باتوں پر اُن کی نظر نہیں پڑتی - مولوی صاحب
نے قصداً اگر دھوکا نہیں دیا ہے تو امام کی محبت میں ایسے کوتاہ نظر ہو گئے ہیں کہ اس قسم
کی باتیں اُن کی آنکھوں سے نہیں معلوم ہوتی ہیں سُنیئے میں بتاتا ہوں آنحضرت احمد مجتبٰے
محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خاصہ فضیلت ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف

لائے ہیں یہ کسی نبی کو نہیں فرمایا گیا ہے - لیکن مرزا صاحب کو بھی بعینہ بلفظہٖ یہی الہام ہوا کہ
ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نمبر۲ - مقام محمود صرف آنحضور کے لئے خاص ہے لیکن
مرزا صاحب کو بھی الہام ہوا - اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً - اور حضرت حضور
ختمی مآب کی فضیلت میں نازل ہوا - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ - مگر
مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ خاص میری شان میں ہے اُن کے اس الہام سے صاف ظاہر
ہو رہا ہے کہ وہ صاحب شریعت ہونے کے مدعی تھے جیسے آنحضور صاحب شریعت تھے -
معزز ناظرین آپ نے دیکھ لیا کہ ایک غلام نے اپنے آقا سے مساوات کا کس الفاظ میں
ادعا کیا ہے لیکن غلامان باوفا کے لیے اس سے بھی زیادہ سخت تعجب و تکلیف میں ڈالنے
والی یہ بات ہے کہ اس غلام نے آقا کے صرف مساوات ہی کا دعویٰ نہیں کیا ہے
بلکہ جا بجا افضلیت کا دعویٰ کرکے بھی اپنی تہذیب و وفاداری کا ثبوت دیا ہے -

افضلیت از آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کہیں اشارتاً و کنایۃً بھی اس کا ذکر نہیں ہے کہ حضور
سرور کونین کو خدائی صفت یا اُس کا ایک حصہ بھی ملا ہو - بلکہ قرآن مجید میں صاف
صاف ارشاد ہے کہ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ ہر اُس شخص کو جس سے
تمکو محبت ہو تم ہدایت نہیں دے سکتے ہو -
پھر دوسری جگہ ہے کہ مشرکین کے لیے تم اگر ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو خدا انہیں
بخشے گا -
اللہ اللہ حضور تو اپنی تمام خواہشوں میں روکے جاتے ہیں لیکن ایک غلام دعوے کرے

کہ (۱) انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون - جس کے
معنے یہ ہوئے بس تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا اور فرما وے کہ ہو جا پس
ہو جائیں گے - یہ خاص خداوندی صفت ہے جو رسول اللہ کو نہ ملے اور مرزا صاحب بھرپیٹ
حصہ پاویں - (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو لولاک لما خلقت الافلاک
نہیں ارشاد ہوا لیکن مرزا صاحب اپنے قرآن میں اپنے بارہ میں فرما رہے ہیں جس کے
معنے یہ ہوے کہ اگر تو نہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہیں کرتا - (۳) رسول اکرم کو خداوند
تعالیٰ نے سوائے رسول وغیرہ الفاظ کے بیٹا نہیں کہا لیکن مرزا صاحب کو انت منی
بمنزلۃ توحیدی و تفریدی انت بمنزلۃ ولدی کا الہام ہوا - جس کے معنے یہ ہوے
کہ اے مرزا تو ہمارے نزدیک بمنزلہ ہماری توحید کے ہے اور تو بجائے بیٹا کے
ہے - اب مرزا صاحب کو یہ مرتبہ ہو گیا کہ خدا کا بیٹا کہے جانے لگے - اور جن کی غلامی
کا ہمیشہ بظاہر دم بھرتے ہیں یعنی آقائے دوجہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
اپنے کو خدا کا غلام ہی ظاہر کرتے رہے ایک مرتبہ بھی بیٹا کے لفظ سے نہ پکارے
گئے - مرزا صاحب جابجا اپنے کو حضور کا غلام کہدیا کرتے ہیں اور مریدین مست ہیں
کہ دیکھو وہ تو غلام کہتے ہیں دعوی ہمسری نہیں کرتے ہیں لیکن یہ چال نہیں تو اور کیا ہے
کیونکہ مرزا صاحب باوفا غلام اسی وقت تصور کئے جا سکتے جب آقا کے اعزازی
وتمیزی خطابات میں اپنے کو برابر کا شریک نہ ثابت کرتے اور ان سے فوقیت کا
خیال نہ کرتے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے خطابات و دعوے نبوت
ورسالت کا انھیں زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے جو آنحضرت کو دربار احدیت
سے پروانہ تقرری میں ملے ہیں یعنی هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ - اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے دو معتمدوں کو ایک ہی
قسم کے الفاظ میں پروانہ تقرری دیکر اپنے ممالک محروسہ کا یکے بادیگرے والی بنا کر

بھیجے تو اُن دونوں کا مرتبہ ایک ہی خیال کیا جائیگا ایک دوسرے کا نائب و غلام
نہیں ہو سکتا ہے جیسے ہندوستان کے جتنے گورنر جنرل آئے یا آتے رہیں گے سب کا مرتبہ
بہ اعتبار عہدے کے ایک ہی ہے ان میں سے اگر کوئی اپنے کو پیشرو کا غلام کہے تو کسی
پالیسی یا انکسار پر محمول ہوگا۔ اسی طور سے مرزا صاحب کا باوجود حضور کے پروانہ تقرری یا
برابر کا شریک ہونے کے امتی امتی کی رٹ لگانا کیسی مذموم پالیسی پر محمول ہوگا۔ جو ان کو
ایک مرد باخدا ابھی ثابت نہیں ہونے دیتی ہے نبوت تو ایک بڑی چیز ہے۔
ناظرین مولوی صاحب کی تمام دلیلوں کی بفضلہ قلعی کھل گئی اور اُن کا بطلان اظہر من الشمس
ہوگیا۔ البتہ ایک بات رہ گئی جس کے متعلق میں نے ابھی تک کچھ نہیں لکھا ہے اور وہ یہ ہے
کہ مولوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے بھی مسلم شریف کی حدیث میں مسیح موعود
کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے ملخصاً۔ اب قطع نظر اس کے کہ انھیں یہ دعویٰ کرنا اُس وقت
زیبا ہو سکتا تھا کہ پہلے کسی ایسی دلیل سے مرزا صاحب کو مسیح موعود ثابت کرتے کہ مخالفین
بھی مان لیتے مگر اُنھوں نے ایسا نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں مگر اس سے ہم قطع نظر کر کے
اسی حدیث سے اُن کے دعوے کی غلطی ثابت کرتے ہیں۔
اب حضرات اس دلیل کا بھی رنگ ملاحظہ کریں۔ میں بحول اللہ آپ کو دکھلاتا ہوں کہ
مولوی صاحب نے بھی سخت دھوکا دیا ہے۔
(۱) میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ کیوں مولانا آنحضرت نے حضرت
عیسیٰ کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے وہ حقیقی نبی کا یا مجازی کا۔ اگر حقیقی نبوت مراد
ہے تو ہر پھر کر وہی بات آگئی کہ مرزا صاحب نے حقیقی نبوت کا دعوے کیا ہے
اور امتی امتی کی رٹ ٹٹی کی آڑ ہے دوسرے خود مرزا صاحب نے جہاں پر
حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کی دوبارہ دنیا پر تشریف لانے کو رد کیا ہے بڑے
زوروں میں حقیقی نبوت کو بعد خاتم النبیین کے ناجائز قرار دیا ہے بلکہ کتاب البریہ کے

صفحہ میں مرزا صاحب آیت خاتم النبیین کے معنی اسقدر سخت مانتے ہیں کہ آنحضرت کے قبل کے انبیا علیہم السلام کا بھی بعد آپ کے دوبارہ آنا سخت ناجائز ہے بلکہ مرزا صاحب کی عبارت محولہ بالا نے آسانی سے اس کا بھی فیصلہ کر دیا ہے کہ بعد حضور کے امتی وظلی نبی کا آنا بھی ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ صاحب شریعت نبی کا کیونکہ حضرت عیسی علیہ وعلی نبینا السلام کو مرزا صاحب و اُنکی جماعت امتی ہی نبی کہتے ہیں اور باوجود امتی نبی کے اُن کا آنا آیت خاتم النبیین کے خلاف و سخت خلاف کہتے ہیں تو اب دوسرے امتی نبی کا آنا کیونکر جائز ہو گیا۔ یہ مرزا صاحب کی عین ہوشیاری ہے کہ ایک جگہ یعنی حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کو اس وجہ سے ناجائز قرار دیا کہ بعد آنحضرت کے نبی اللہ کا آنا آیت قرآنی کے خلاف ہے اور جہاں پر اپنی نبوت دکھلائی ہے وہاں پر یہ کہدیا کہ بعد آپ کے نبی اللہ کے آنے میں کوئی معذور شرعی نہیں ہے اور نہ کسی آیت کے خلاف ہے۔ یہ تو مرزا صاحب کا فعل ہے اس کے جواب دہ مولوی صاحب نہیں ہو سکتے ہیں لیکن ان کی چالاکی یہاں پر یہ ہوئی ہے کہ دلیل پیش کی حقیقی نبوت کی اور تمغہ دیا استقلار رسالت کا لیکن جب آیت ختم رسالت کا تذکرہ کیا گیا تو فوراً فرمانے لگے کہ نائب رسول ہونے کے سبب سے مرزا صاحب کو رسول کہتے ہیں اور اس کو ایک قلم بھلا دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حقیقی نبوت سے کہیں بڑھ چڑھکر دعویٰ کیا ہے اور اپنے کو صاحب شریعت انبیا سے بھی بلند تر کہا ہے۔

کیا اب بھی کسی احمدی کا منہ ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے اور اُن کی نبوت مجازی ہے کیا مجازی نبوت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ تمام حقیقی انبیا سے بھی بالاتر ہو۔ غرضکہ اس حدیث میں اگر نبی اللہ کا خطاب مرزا صاحب کو مل رہا ہے تو دونوں صورت میں مرزا صاحب ملزم ہوتے ہیں اگر حقیقی نبوت

مراد ہے تو خود بدولت ہی اس کو بعد آنحضرت کے ہونے کو روک چکے ہیں۔ اور مجازی نبوت لیں گے تو وہی اعتراض ہوگا کہ اس سے بڑھ چڑھ کر دعویٰ مرزا صاحب نے کیا ہے۔

(۲) اوپر کی چالاکی تو خیر ایک معمولی چالاکی تھی ہاں اصل یہ دوسری چالاکی ہے۔ جس کو ہم فریب وسخت فریب کہیں تو مبالغہ نہیں ہوگا۔

مولوی صاحب نے جب مسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے تو ان کو چاہئے تھا کہ حدیث معہ ترجمہ نقل کر دیتے تاکہ ہر شخص کو غور کرنے کا موقعہ ملتا لیکن افسوس مولوی صاحب نے ایسا نہیں کیا بلکہ صرف اُس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس کا راز یہ ہے کہ حدیث شریف اول سے آخر تک مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت مہدویت مسیحیت کی سخت مخالف ہے اور صرف لفظ نبی اللہ کا اُن کے حسب خواہ ہے اب حدیث نقل کرنے میں تو یہ خوف ہوا کہ چلے ہیں مرزا صاحب کی رسالت ثابت کرنے کہیں ان کی مہدویت ورسالت ہی کے نہ لالے پڑ جائیں اور واقعہ بھی یہی ہے لیکن صرف اشارہ کرنے میں پوری حدیث پر پردہ پڑا رہا اور لوگ سمجھے کہ ماشاء اللہ مرزا صاحب کی نبوت کا استدلال حدیث شریف سے کیا گیا ہے بس پھر کیا چپڑی اور دو دو۔

افسوس ہے مولوی صاحب یہ عذر بھی نہیں پیش کر سکتے ہیں کہ طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس سے بڑی بڑی عبارت اپنی کتاب میں نقل کی ہے اُس کے علاوہ زیادہ نہیں تو صرف ترجمہ ہی نقل کر دیتے۔ (۳) مولوی صاحب نے حدیث کو نہیں نقل کرنے کے علاوہ ایک چالاکی یہ بھی کی ہے کہ اُس کا پتہ مطلق نہیں دیا ہے کہ کس جلد اور کس صفحہ میں ہے۔ سمجھتے ہیں کہ کس کو غرض پڑی ہے جو اتنی بڑی کتاب کی دو جلدوں میں تلاش کرنے کی تکلیف اُٹھائے گا۔ اور ہمارے استدلال کے جانچنے کی فکر کریگا لیکن مولانا کو کیا معلوم تھا کہ تاڑنے والے غضب کے ہوتے ہیں وہ گہری پردہ داری تک کو جان جائیں گے۔ بفضلہ تعالےٰ میں نے حدیث کو تلاش ہی

کرلیا اور بآواز بلند کہتا ہوں کہ

ہمارا اور مولوی عبدالماجد کا فیصلہ

صرف اسی حدیث پر ہو جائے - جتنی باتوں کو یہ حدیث بتاتی ہے ہم اور مولوی صاحب بلا چون وچرا تسلیم کرلیں - اب زیادہ قصہ وقضایا کی ضرورت نہیں ہے اور نہ زیادہ کاغذ سیاہ کرنے کی ضرورت ہے - ایک روز ہم اور وہ مع دس بیس آدمیوں کے مونگیر میں یا بھاگلپور میں بیٹھ جائیں اور سامنے حدیث رکھدی جائے اور میں یا خود مولوی صاحب ترجمہ کرکے سُناویں میرا اُن کا فیصلہ ہے - ترجمہ لغت اور محاورہ عرب کے مطابق ہوگا - اور مطلب وہی جو حدیث کے الفاظ سے سمجھا جاتا ہے اس بات کو مولوی صاحب سرسری نہ خیال فرمائیں بلکہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں مولوی عبدالماجد صاحب کو چیلنج ہے -

مولوی صاحب نے ثنائی چکر وغیرہ میں علمار اسلام کو جو غیرت وحیا وغیرہ کے الفاظ لکھے تھے یا لکھوائے تھے اُنھیں سامنے رکھکر ہمت کریں - اب میں مولوی عبدالماجد صاحب کی غیرت کو جنبش دیتا ہوں اگر وہ مرزا صاحب کو واقعی نبی اللہ مانتے ہیں تو ضرور سامنے آکر اس حدیث سے ثابت کرکے فیصلہ کرلیں گے -

میاں عبدالماجد صاحب سے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر وہ ڈر کر سامنے نہ آنا چاہیں اور "علمی تکبر" کا حیلہ کرلیں تو ہمارے دوست فضیلت مآب مولوی حکیم خلیل احمد صاحب ہی کو ہمارے سامنے کردیں ہم دونوں سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں لیکن غیرت کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے کہ خود میاں عبدالماجد صاحب سامنے آجائیں - کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ حکیم صاحب کو اسقدر قابلیت نہیں ہے کہ حدیث میں گفتگو کرسکیں -

میں میاں عبدالماجد صاحب کی خاطر اتنی آسانی اور دیتا ہوں کہ اگر حدیث شریف

کو اپنے خلاف سمجھکر فیصلہ کے لئے نہ آنا چاہیں اور کوئی بہانہ کرنا چاہیں تو مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی سے بھی مولوی صاحب اپنے موافق دلیل لائے ہیں بس مکتوبات حضرت مجدد ہی پر فیصلہ ہو جاوے۔

معزز ناظرین اس قدر خطاب تو میاں عبد الماجد سے تھا اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میاں عبد الماجد کا یا فضیلت مآب مجتبیٰ حکیم خلیل احمد صاحب کا صحیح مسلم کی حدیث سے فیصلہ کرنے کے لیے آنا معلوم۔ اُن کا اگر حدیث کے مطابق ایمان ہوتا تو جیسے دوسری کتابوں سے لمبی لمبی عبارتیں نقل کی ہیں ضرور اس کو بھی نقل کرتے یا کم سے کم نشان و حوالہ ہی بتاتے پورے طور سے۔ غرضکہ حدیث شریف کا مضمون و ترجمہ آپ کے کانوں تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔ اس واسطے میں آپ کے دیکھنے کے خیال سے اور اُن بھولے بھالے احمدیوں کی خیر خواہی کے واسطے جو میاں عبد الماجد کو علم و تقویٰ کا آفتاب خیال کر کے اُن کی پیروی میں دل و جان سے لگے ہوئے ہیں نیز میاں عبد الماجد صاحب کے واسطے اگر آخرت کا خیال فرماویں اُس حدیث شریف سے جتنی باتیں نکلتی ہیں نقل کرتا ہوں جسمیں ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فیصلہ کر لے حدیث شریف یا اُس کے لفظی ترجمہ کو اس وقت میں اس وجہ سے نہیں نقل کرتا ہوں کہ میاں عبد الماجد کی ہمت و مردانگی کو آزماؤں اگر اُنھوں نے مردانگی کے ساتھ اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اُن کو اس حدیث سے کچھ خوف نہیں ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ میرے اسقدر غیرت دلانے والے الفاظ کو دیکھکر ضرور اپنے کسی آیندہ رسالہ میں حدیث شریف مع ترجمہ کو نقل کر کے داد مردانگی لیں گے۔

اس وقت میں احمدی حضرات و دیگر ناظرین کے لیے صرف اس حدیث شریف کے مضامین کو نمبروار بیان کرتا ہوں اور اُس کے مقابل میں نفس مضمون حدیث کے متعلق مرزا صاحب و میاں عبد الماجد صاحب کا خیال اعتقاد لکھتا ہوں۔

آپ حضرات خود دیکھ لیں کہ مولوی صاحب اس حدیث کے مضامین کو کہاں تک اور کس حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں اور کس مُنہ سے اس حدیث کو مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل میں لائے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
۱	دجّال ایک شخص واحد ہوگا	دجّال پادریوں کی ایک جماعت ہے
۲	دجّال جوان ہوگا	دجّال زیادہ تر بوڑھے ہونگے (کیونکہ پادری کا خطاب زیادہ تر بڑھاپے میں ملتا ہے)
۳	اُس کے بال بہت گھونگروالے ہوں گے۔	مطلق گھونگروالے نہیں ہونگے (پادریوں کو ملاحظہ کرلیں۔)
۴	اُس کی ایک آنکھ مثل انگور کے اُبھری ہوگی۔	ایسا نہیں ہوگا (پادریوں کو ملاحظہ کرلیجئے)
۵	وہ شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا۔	وہ یورپ سے نکلیں گے (کیونکہ پادری زیادہ وہیں سے آتے ہیں)

نمبر شمار	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
۶	وہ بہت فساد برپا کرے گا۔	وہ بہت امن کے ساتھ سلطنت کریں گے (کیونکہ انگریز بہت امن پسند ہوتے ہیں) خود مرزا صاحب نے بھی انگریزوں کی سلطنت کی بڑی تعریف کی ہے۔
۷	وہ زمین پر چالیس دن رہیگا۔	وہ زمین پر سیکڑوں برس رہیں گے۔
۸	دجّال کے وقت ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام مثل معمولی دنوں کے ہونگے۔	یہ کیونکر ممکن ہے نظام قانون کے خلاف ہے۔
۹	وہ زمین پر بادل کی طرح تیز چلے گا۔	اُن کی چال معمولی ہوگی (اور ریل گاڑی کے ذریعہ سے تیز چلیں گے تو دجّال۔ عیسیٰ۔ کافر۔ مسلمان۔ سب کے سب چلتے ہیں دجّال کی خصوصیت نہیں ہے۔
۱۰	وہ ایک جوان شخص کو تلوار سے	یہ غلط ہے مرکر کسی کا زندہ ہونا قانون قدرت

نمبر شمار	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
	دو ٹکڑے کرکے دوبارہ زندہ کریگا۔	کے خلاف ہے۔ دہریہ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔
۱۱	ایسے ہی زمانہ میں حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے۔	نزول عیسیٰ کے وقت میں ایسی ایسی دور از عقل باتیں نہونگی۔
۱۲	حضرت عیسیٰ دمشق کے منارہ شرقی سے نزول فرمادیں گے۔	قادیان میں نازل ہونگے۔ اور منارہ ادہورا بنواکر چھوڑ جائیں گے۔
۱۳	دو زرد چادر اوڑھے ہونگے۔	جسم کا اعلیٰ و اسفل حصّہ بیماری کی وجہ سے زرد ہوگا۔ زرد چادر نہیں ہوگی۔
۱۴	دو فرشتوں کے بازو پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریں گے۔	دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھنا کافی ہے۔
۱۵	سر سے صاف قطرے پانی کے ٹپکیں گے۔	اس کی ضرورت نہیں۔
۱۶	اُن کی سانس سے کافر مریں گے۔	نہیں بد دعا سے۔

نمبر	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
١٧	اُن کی سانس ان کے منتہائے نظر تک جائے گی۔	قانون قدرت کے خلاف ہی۔
١٨	حضرت عیسیٰ دجّال کو تلاش کرتے ہوئے باب لد پر پکڑیں گے اور وہیں قتل کرڈالیں گے (باب لد بیت المقدس کے قریب شہر ہی)	قتل کا مضمون غلط ہے بلکہ دجّال کے سامنے حضرت عیسیٰ ہی تشریف لیجائیں گے ہاں لدہیانہ میں مناظرہ ہوگا۔ اور متعدد مناظروں سے مرزا صاحب فرار کریں گے۔
١٩	اللہ پاک حضرت عیسیٰ کے پاس وحی بھیجے گا کہ ہم نے تمھارے واسطے ایک ایسی جماعت تیار کر رکھی ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت فنا نہیں کرسکتی۔	مرزائی جماعت کو تو ہندوستان کا ایک رئیس چاہے تو تباہ کردے چنانچہ امیر کابل نے ایک مرزائی کو تربیت کی غرض سے ذلت سے مارا اور کسی مرزائی سے کچھ نہو سکا۔
٢٠	حضرت عیسیٰ کے وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے اور بحیرہ طبریہ کا پانی ان کا ایک گروہ پی جائیگا۔	یاجوج ماجوج بھی یورپ کے معمولی انسان ہونگے۔
٢١	حضرت عیسیٰ اور اُن کے ساتھی	مرزا صاحب کبھی محصور نہیں ہوتے۔

نمبر شمار	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
	محصور ہوجائیں گے۔	
۲۲	اُس وقت میں گائے کا سرا اشرفیوں سے زیادہ پیارا ہوگا۔	براہین احمدیہ کی قیمت ہی پیاری ہوگی۔
۲۳	یاجوج ماجوج پر خدا کیڑا برسائیگا اور ایک ہی رات میں سب کے سب مرجائیں گے۔	یاجوج ماجوج پر کم اور حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں پر اور ہندوؤں اور منکر مکذب مسلمانوں پر (طاعونی) کیڑے زیادہ گریں گے اور ایک رات میں مرنے کی ضرورت نہیں۔
۲۴	ایک بالشت زمین بھی لاشوں کی بدبو سے خالی نہ ہوگی۔	یہ کمال مبالغہ بلکہ غلط ہے۔
۲۵	اس کے بعد ایک ایسی عام بارش ہوگی کہ زمین کو دھو کر صاف کر ڈالے گی۔	ایسا نہیں ہوگا۔
۲۶	حضرت عیسیٰ کے وقت ہر چیز بڑھ جائیگی	گرانی زیادہ ہوجائے گی لوگ دانوں کو

نمبر	مضمون حدیث	مرزا صاحب کا خیال
	ایک انار کے چھلکے سے چھتری تیار ہو سکے گی اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہو گا۔	ترسیں گے دودھ گراں ہو جائیگا۔
۲۷	اس کے بعد ایک ایسی خوشبودار ہوا چلے گی کہ سب مسلمان ایک ہی مرتبہ مر جائیں گے۔	سب غلط ہیں (یہ ستائیس غلط خیالات مرزا صاحب اور اُن کی جماعت کے ہیں جن کو عبدالماجد صاحب بھی مان رہے ہیں اور پھر جہل مرکب یہ ہے کہ اس حدیث سے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کرنا چاہتے ہیں جو ۲۷ باتوں میں مرزا کے دعوے کو غلط بتا رہی ہے)
۲۸	حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہونگے۔ (مگر وہ عیسیٰ جن کے نزول کی ۲۷ علامتیں اسی حدیث میں بیان کی گئیں)	ہاں ہاں ضرور ہوں گے (مگر یہ بھی ضرور کہنا ہوگا کہ مرزا صاحب وہ نہیں ہیں)

حدیث میں یہ ۲۷ ستائیس علامتیں حضرت مسیح موعود کی بیان ہوئیں۔ ۲۸ اٹھائیسویں بات

یہ ہے کہ وہ جیسے جو نزول کریں گے وہ نبی ہوں گے۔ افسوس اُن کی عقل پر ہے کہ اس سے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کرتے ہیں یہ کیسی عظیم الشان غلطی ہے کہ جس حدیث کی ۲۷ باتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہیں۔ اس حدیث سے مرزا صاحب کا نبی اللہ ثابت کیا جاتا ہے۔ الحاصل اس حدیث کے بیان سے ۲۸ غلطیاں عبد الماجد صاحب کی معلوم ہوئیں۔

اس موقع پر مولوی صاحب کی ایک ہوشیاری مجھکو یاد آئی کہ شروع باب میں تو نائب رسول مرزا صاحب کو کہا اور نبوت سے انکار تھا لیکن حدیث سے دلیل دی تو نبوت کی دی جس میں لوگ انکی شروع تحریر دیکھکر خیال کریں کہ نبوت نبوت لوگ غلط الزام دیتے ہیں لیکن حدیث کے مضمون پر پہنچکر اُن کی نبوت سے کچھ مانوس ہو جائیں گے اور آہستہ آہستہ قائل بھی ہو جائیں گے لیکن افسوس ہے کہ ہماری اس تحریر سے مرزا صاحب نہ نائب رسول رہے اور نہ رسول بلکہ حدیث شریف کے مندرجہ بالا مضامین کو اور مرزا صاحب کے خیال کو دیکھکر ہر شخص آسانی سے سمجھ لیگا کہ حدیث میں جو لفظ نبی اللہ ہے وہ مرزا صاحب کی شان میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ہے بلکہ اُن کے سخت مخالف ہے مولوی صاحب کی یہ نافہمی یا حدیث سے نے علمی ہے جو اس کو اپنے موافق خیال کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں نبی اللہ کا لفظ ہے اور مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے نائب رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میں اوپر حدیث سے ثابت کر چکا ہوں کہ شریعت غرا میں نائب رسول کو نبی اللہ کہنا کسی صورت سے جائز نہیں ہو سکتا ہے پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حدیث کا خطاب مرزا صاحب کو (جو نائب نبی اللہ ہیں) نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ اس حدیث کے لفظ نبی اللہ کا خطاب اُسی شخص کو مل سکتا ہے جس کے وقت میں حدیث کی باقی ۲۷ علامتیں پائی جائیں اور ظاہر ہے کہ یہی شخص مسیح موعود بھی ہو گا۔ اب دیکھ لو کہ مرزا صاحب میں ۲۷ میں ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی ہے تو صرف نبی اللہ کے خوبصورت لفظ کو

اختیار کر لینا کیا قرین دیانت ہو سکتا ہے؟ اور اگر یہ کہو کہ بنی اللہ کے علاوہ جو ۲۷ علامتیں ہیں اُن کی تاویل کی گئی ہے جیسا کہ احمدی کہدیا کرتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ پھر مسیح موعود کا کیا ثبوت ہے اگر اس قسم کی نصوص قطعیہ کی تاویل ہو جایا کرے تو نہ خدا باقی رہتا ہے نہ رسول نہ کتاب اللہ اور جس نے تکاپن سے ان ۲۷ علامتوں کی تاویل کی گئی ہے دوسرا شخص بھی بنی اللہ کے معنی عدو اللہ بیان کریگا اور ثابت کر دیگا۔ پھر نہ مسیح موعود کا ثبوت ہی اور نہ مہدی کا۔

دیکھو حقیقۃ المسیح میں مسیح کے آنے کی کیا اچھی تاویل کی گئی ہے جو نہ لغت کے خلاف ہی اور نہ عقل کے مرزا صاحب کے لفظ بنی اللہ کو چن لینے سے اس واقعہ کے مشابہ ہو جاتا ہی کہ ایک آریہ کے گھر گرو مہاراج آئے اور عورتوں سے کہا کہ آج کوئی لیلا (نقل) ہونا چاہیے عورتوں نے کہا بہت اچھا مہاراج آپ ہی مقرر بھی کر دیجئے کہ کون نقل ہو۔ پنڈت جی نے وہ نقل اختیار کی جس میں مہاراجہ کرشن عورتوں کے نہاتے وقت ساریاں اُٹھا کر درخت پر لے بھاگا اور اس شرط پر واپس کیں کہ سب پانی سے نکلکر ننگی میرے پاس ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوں۔ غرضکہ مردوں کو باہر نکال دیا گیا کہ عورتیں پوجا کرینگی اور رات یہ لیلا ہوا۔ آریہ کے دلمیں کھٹکا ہوا تو اُس نے چھپ کر سب ماجرا دیکھا بہت غصہ ہوا اور صبح کو اپنے کو بنا کر کہا کہ مہاراج آج رات کو وہ لیلا کیجئے جس میں مہاراج کرشن جی نے ایک انگلی پر پہاڑ کو اُٹھا لیا تھا۔ گرو جی بولے تم عجب بیوقوف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ سوائے مہاراج کے کس میں یہ طاقت ہے؟ اتنا کہنے پر آریہ لاٹھی لیکر اُٹھا کہ تمکو کرنا ہوگا۔ مزے والی نقل تو تم کرو پھر زور وطاقت والی نقل کون کرے۔

لوگ کہتے ہیں بعینہ یہی حالت مرزا صاحب کی ہے جن باتوں میں کام کرنا پڑتا تھا مثلاً قتل دجال وغیرہ اس کو تو قبول کیا نہیں تاویل کر دی اور خطاب کے لئے دعوی ہر ضد ہے شور ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی نبوت کے خواہشمند حضرات یاد رکھیں کہ اس

حدیث سے مرزا صاحب کی نبوت کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی ہی بلکہ انھیں اچھے لوگوں کے شمول میں بھی نہیں رہنے دیتی ہی - نبی اللہ کا خطاب ملنا تو بڑی بات ہی جسکو یہ خطاب ملنا تھا مل چکا - یعنی کلمۃ اللہ وروح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ وعلی نبینا السلام کی شان میں یہ لفظ ہی[1] اور وہی دوبارہ دنیا پر مشرقی بیت المقدس سے نزول فرماویں گے - اور وہی دجال کو حقیقت میں قتل فرمائیں گے - اور مرزا صاحب کی طرح صرف مناظرہ وگالی گلوج کا نام قتل نہ رکھیں گے - انھیں کے وقت میں مفسد اور کانا دجّال پیدا ہوگا اس لئے یہ حدیث بھی کافی طریقے سے ثابت کر رہی ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور ہرگز ہرگز نہیں مرے -

حضرت مسیح کی حیات وممات کا تذکرہ

مولوی صاحب کا یہ کہنا محض غلط ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرنا احمدیوں نے قرآن مجید سے ثابت کیا ہی اور علمائے اسلام نے اُس کا جواب نہیں دیا ہی - مولوی کہلا کر ایسی غلط بات کہتے ہیں جس کے صریح جھوٹ ہونے میں کسی منصف کو تامل نہیں ہو سکتا اس مسئلہ کے متعلق جو ہمارے علما کے رسالے ہیں اور میں نے دیکھے ہیں انکا تذکرہ کرتا ہوں

(۱) شمس الہدایہ ۱۳۲۲ھ میں مطبع مصطفائی لاہور میں چھپا ہی اس کے مؤلف مولانا پیر مہر علیشاہ صاحب ہیں -

(۲) سیف چشتیائی - اسکا جواب مرزا صاحب سے نہیں ہو سکا اس رسالہ کے مولف بھی پیر صاحب ہیں -

(۳) الفتح الربانی - یہ رسالہ اصل عربی زبان میں ہی اور اُس کا ترجمہ اردو میں ۱۳۱۱ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہی

(۴) الحق الصریح فی حیات المسیح ۱۳۰۹ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہی یہ وہ رسالہ ہی جس کے دلائل کے جواب بالمقابل مرزا صاحب نہ دے سکے اور دہلی چھوڑ کر قادیان بھاگ گئے تھے اس کے مؤلف مولنا محمد بشیر صاحب سہسوانی ہیں -

(۵) البیان الصحیح فی حیاۃ المسیح یہ رسالہ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں چھپا ہے -

---

حاشیہ:

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اللہ ہونا آیت ختم رسالت کے منافی نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ وہ پہلے سے نبی اللہ ہیں بخلاف اس کے کہ مرزا صاحب نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعوی کیا یہ دعوی ضرور ختم رسالت کے منافی ہوگا ۱۲

(۶) حصر الشارد فی رد ہفوات المولوی عبدالواحد الملقب بتشئید المبانی لرد القادیانی
اس کے مؤلف جناب مولانا حافظ ابو محمد عبداللہ صاحب چھپراوی مقیم کلکتہ ہیں آپ سے اور مولوی عبدالواحد
صاحب مرزائی سے تحریری مناظرہ ہوا ہے اور مرزائی صاحب بالکل ساکت ہو گئے اور مولانا نے
خوب تفصیل سے جناب مسیح کی حیات کو ثابت کیا ہی بسیط رسالہ ہی مگر اس وقت تک طبع نہیں ہوا۔
(۷) شہادۃ القرآن اس کے دو باب ہیں اور علیحدہ علیحدہ چھپے ہیں۔
پہلے باب میں آیات قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کی ہی۔ اور دوسرے باب میں مرزا
صاحب کی دلیلوں کا جواب دیا ہی۔ یہ رسالہ دوبارہ لاہور میں ۱۳۳۱ھ میں چھپا ہی۔ اس کے مؤلف
مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہیں۔ مولوی صاحب نے احمدیوں کے تمام دلائل کو رد کرکے حیات عیسیٰ
علیہ السلام کے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کا خزانہ اس کتاب میں جمع کر دیا ہی۔ اب تک نہ مرزا صاحب
سے اور نہ کسی احمدی سے اُس کا جواب ہو سکا۔ اس کے علاوہ مولوی ابراہیم صاحب مناظرہ مونگیر میں
آئے تو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل کو شیروں کی طرح للکار للکار کر بیان فرمایا۔ احمدیوں کو
اصرار کرکے نکتہ چینی کے لئے بلایا اور تو اور خود مولوی صاحب باوجود شہرت قابلیت کے سامنے
نہ آسکے۔ اسی طرح سے تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ بھاگلپور میں جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے
حیات مسیح پر خوب بیان فرمایا اور مولوی عبدالماجد صاحب کو ان کی جماعت نے
خاص طور سے اس موقع کی مدد کے لئے بلایا اور بہت کچھ ہمت بندھانا چاہا۔ مگر سامنے نہ آئے۔
(۸) رسالہ مذاہب الاسلام مطبوعہ ۱۹۰۲ء آخر میں حیات مسیح پر عمدہ تقریر کی ہی اس کا
جواب بھی نہیں دیا گیا۔
(۹) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ میں جناب مولوی انور حسین صاحب نے لفظ توفی پر خوب اچھی بحث
لکھی ہے جس سے ممات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے والوں کی کمر ٹوٹ گئی۔
(۱۰) کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ مولوی غلام سرور شاہ و مفتی صادق صاحبان لکھنؤ آئے تھے۔
علمائے اسلام نے مرزا صاحب کی مہدویت و مسیحیت کے دلائل طلب کئے ان دونوں نے

انکار کیا اور حیات ومات کے مسئلہ پر بحث کرنے پر راضی ہوئے اور مدعی بھی علمائے اسلام ہی کو بنایا علمائے کرام نے دلائل لکھکر قادیان بھیجے لیکن جواب ندارد - اس پر تقاضے کئے گئے لیکن صدائے برنہ خاست - مولوی عبدالشکور صاحب نے اس تحریر کو شائع بھی کر دیا (دیکھو النجم لکھنؤ جلد ۹ نمبر ۱۳) یہ نو رسالے اور تحریریں اثبات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر میں نے دیکھی ہیں جو مونگیر میں موجود ہیں - اب کوئی احمدی بتائے کہ اُن کے جواب میں کسی احمدی نے لب کشائی یا قلم فرسائی کی ہے ؟ پھر کس مُنہ سے ممات مسیح کا دعویٰ ہو رہا ہے - اسی وجہ سے حضرت مولانا ابو احمد صاحب مدظلہم نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی اور فضول سمجھا -

اس کے علاوہ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ حضرت مسیح مرگئے اور دوسرے مسیح آئیں گے مگر اب اس کا ثبوت کہ وہ دوسرے مسیح مرزا صاحب ہیں نہ خود مرزا صاحب دے سکے اور نہ اُن کا کوئی چیلہ اس پر قلم اُٹھا سکا اور نہ کوئی اسے ثابت کر سکتا ہے - پھر مسیح کے حیات وممات پر گفتگو فضول ہی اس لئے حضرت مولانا بلکہ اکثر دوسرے اہلِ کمال اس طرف توجہ نہیں کرتے - الحمدللہ ہمارے مختصر تقریر سے ثابت وواضح ہوگیا کہ مرزا صاحب نہ سچے رسول ہیں اور نہ نائب رسول ہیں مگر اُنھیں رسالت ونبوت کا دعویٰ ہے جو بالیقین ختم رسالت کے منافی ہی اس لئے وہ ضرور یقینی طور سے حدیث سیکون فی امتی دجالون کذابون کے مصداق ہیں جس کو ابو داؤد ومسلم وغیرہ کی روایت سے نقل کر چکا ہوں - عبد الماجد صاحب اس پر غور کریں اور راہ باطل کو چھوڑیں - واللہ الموفق والمعین -

مسلمانوں کا خیر خواہ
محمد یعقوب

دردمندانِ اسلام خدا کے لئے متوجّہ ہوں

اس وقت جو اسلام کے مٹانے میں کوششیں ہو رہی ہیں اُن پر کامل غور و دردمندی سے لحاظ کیجئے قدیم عیسائی تو مدتوں سے کڑوروں روپیہ صرف کرکے سیکڑوں تدبیریں اسلام کی بربادی کی کر رہے ہیں۔ کچھ زمانے سے گروہ آریہ مسلمانوں سے دولت ایمان لینے کے لیے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ صرف کرنے کے لئے بدل و جان مستعد ہو گیا ہی۔ یہ تو بیرونی دشمن ہیں۔ اب اندرونی دشمنوں پر بھی نظر کیجیے۔ تیرھویں صدی میں ایک کلمہ گو نے دعوی مہدویت اور نبوت کرکے دین اسلام کو منسوخ بتا کر اپنا مذہب جاری کیا اور کچھ لوگ اُس کے پیرو ہو گئے اس وقت ہندوستان و یورپ میں اپنا مذہب پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چودھویں صدی میں جدید مسیح قادیان میں پیدا ہوئے اور اپنی مدح و تعریف کے رسالوں اور اشتہاروں سے ہندوستان میں شور و غل مچا دیا۔ ان کی پالیسی گہری تھی مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اُنھوں نے اپنے آپ کو پورا مطیع اسلام اور (جھوٹا) عاشق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بتا کر کچھ مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ اُن کے پیرو اگرچہ قلیل ہیں اور احکام اسلامی سے اُنھیں بہت ہی کم واسطہ ہی۔ مگر اپنے باطل مذہب کی اشاعت میں ایسے سرگرم ہیں کہ کئی رسالے اور اخبار ماہوار اور ہفتہ وار اُن کے جاری ہیں مبلغین نوکر رکھکر جابجا بھیج رہے ہیں۔ مگر نہایت افسوس اور صد افسوس ہے کہ صرف ہندوستان میں کڑوروں مسلمان ہیں کسی کو اپنے مقدس مذہب کے قائم رکھنے کی طرف بھی توجّہ

نہیں ہے۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ اندرونی حملہ بیرونی حملے سے زیادہ خطرناک ہے چند اہل علموں کو اللہ تعالےٰ نے اس فتنہ کے مٹانے کی طرف متوجہ کیا اور اُنھوں نے اُن کے غلط دعوے اور کذب بیانی کو آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا اور مرزائی جماعت کو لاجواب اور عاجز کر دیا۔ مگر ہمارے بھائی اُن کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔ اُن کی تحریروں کی قدر اُن کے دل میں نہیں معلوم ہوتی بلکہ فضول کام سمجھتے ہیں اس بے خبری کا کیا علاج ہے۔
ضلع مونگیر اور بھاگل پور کے لئے ایک شخص سعید مختار مبلّغ ہوے ہیں اور یہیں کے رہنے والے حکیم خلیل مرزائی بنگال کے شہر بیری سال بھیجے گئے ہیں۔ اے برادران اسلام کیا تمھارا فرض نہیں ہے کہ اپنے مقدّس مذہب کی اشاعت میں کوشش کرو اور اپنے ناواقف بھائیوں کو جہنم میں گرنے سے روکو اور تبلیغ اور تفہیم اسلام کے لئے اہل علموں کو مقرر کرو اور ہر ایک موقع پر مفید کتابوں کو بھیجو اور تقسیم کرو؟ کوئی دردمند اسلام اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس نازک وقت میں مسلمانوں کا یہ کام کرنا ضروری ہے۔

آپکا خیر خواہ
اسلام کا دردمند
خادم الحکما
محمد یعسوب

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ